UNIVERSAL
LIBRARY

خدایا جہان بادشاہی تراست | ز ما [illegible] ست

درین ایام فیض انجام حسب اتفاق نسخہ قابل تالیف ولائق تعریف مو[illegible]
حضرت معظم مکرم عبد اللہ شاہ صاحب ابن حافظ عبد الرحمن خان صاحب
شفار دیوان کل یعنی وزیر اعظم ریاست اسلامیہ ٹونک حرسہا اللہ تعالی نامی بنام

ماہ ربیع الثانی

فخر ضربی فی فقر فخری

سنہ ۱۳۱۵

جو کہ واقعی قابل دید ہے نہ شنید سے قدر جوہر شاہ داند یا بداند جوہری ہ منتخبہ کتب کمیاب و نایاب
بہزار محنت مرتب بہ ترتیب نیکو و ترکیب خوشتر ہے با بائے محب الفقرا دوست اہل اللہ جناب
میاں نجان صاحب معزز ریاست جاورہ - حسب فرمایش مولوی محمد حنیف صاحب ضیا تاجر کتب [illegible]

مطبع رضوی دہلی مین با سید میر حسن کے اہتمام سی چھپا

علم دین و تصوف کی نایاب کتابین

(موجودہ مطبع رضوی دہلی)

نصائح العارفین ترجمہ معراج المومنین مصنفہ

قاضی محمد بدل بلخی رح - یہ نایاب کتاب علم شریعت و طریقت کا ذخیرہ اور واعظین کے لئے معلومات کا بیش بہا ذریعہ ہے کوئی مضمون ایسا نہین جو مستند بقرآن و حدیث نہو منجملہ ۱۵۲ مضامین کتاب ہذا کے بعض مضامین مذکور ذیل ہین - علم کی تعریف شریعت طریقت حقیقت - ناسوت - ملکوت - جبروت - لاہوت ایمان مفصل و مجمل وغیرہ کا بیان اسلام کے معنی اور تصریح حقتعالی کے اسماء و صفات پر ایمان لانا اور اُسکے متکلم قدیم و قیوم ہونیکا بیان بیان صفات جمال و جلال - ونکی کرامات - آیہ ما جعل اللہ لرجل الخ کی تفسیر نفس کی تعریف سر خفی و سر سر کا بیان روح و عقل و محبت و عشق کا بیان اسم اللہ کی تصریح و خواص و ذکر اسم اعظم کی تحقیق ملائکہ پر ایمان اور انکی کیفیت بطور حکما۔ کتابون پر ایمان اور انکا قدیم اور قرآن مجید کا معجزہ ہونا اور ناسخ و منسوخ کا بیان پیغمبرون پر ایمان اور معجزہ کرامت استدراج و سحر و طلسمات - حضرت رسول مقبول کے بعض خواص معجزات و زکوٰۃ روزہ و حج و قیامت پر ایمان - دابۃ الارض اور حضرت امام مہدی دجال - حضرت عیسیٰ یاجوج و ماجوج اور آفتاب کا مغرب سے نکلنا اور اس جہان کے فنا ہونے اور زندہ ہونیکا بیان - حوض کوثر - میزان پلصراط - خیر و شر - تقدیر کا بیان - مذہب اہل سنت - شیعہ - خارج - مرجیہ وغیرہ کی کیفیت - مرکر پھر زندہ ہونیکی کیفیت ظلمانی و نورانی حجابون کا بیان قیمت کاغذ ولائتی - کاغذ دیسی - قیمت جلد ۳ رو ۲ ر عہ

سیر العارفین

سیر العارفین مع ۱۴ نقشہ مقامات متبرکہ مصنفہ مولانا جمالی صاحب جسمین مصنف نے اپنی سیاحت اور بعض بزرگون مثل جامی وغیرہ کی ملاقات کا ذکر بھی لکھا ہے قیمت ۱۰ ر

مجموعہ رسائل متبرکہ

مجموعہ رسائل متبرکہ یہ پندرہ رسالے اسمین ہین کوئی رسالہ شروع کرکے تمام کئے بغیر چھوڑ نیکو جی نہین چاہتا ہر قسم کے دینی و دنیوی فوائد اور متصوفانہ دلچسپ نیک لوگون کے اقوال و افعال اور بزرگان دین مثل حضرت غوث اعظم اور خواجہ صاحب اجمیری کے سوانح عمری و حالات تشریف آوری ہند و مقابلہ کفار و کرامات وغیرہ کے دیکھنے سے لطف بے اندازہ حاصل ہوتا ہے باقی کیفیت ہر ایک رسالہ کی اُسکے نام سے ظاہر ہے جو ذیل میں درج ہین - یہ کتابین فرداً فرداً بھی مل سکتی ہین •

(۱) جمال رحمانی فوائد اسماء ربانی (۲) نظام العقائد مصنفہ حضرت مولانا فخر صاحب (۳) نجات المومنین شرح چہل حدیث (۴) گلدستہ فضائل غوثیہ (۵) فیوض القادری مشتمل چہل یک مغنی (۶) معین الارواح (۷) مشاہدات خواجہ معین الدین چشتی (۸) مقامات فقر (۹) صراط الصالحین ترجمہ آداب الطالبین آداب و اخلاق بزرگان سلسلہ چشتیہ مع مختصر تذکرہ خواجگان چشت (۱۱) شمائل الاولیا (۱۲) گلزار بہشت (۱۳) گلدستہ معرفت (۱۴) قصائد بہار چشت (۱۵) کلام مقبول فی مدح اولاد الرسول وغیرہ مجلد ۱۲ ر

تکملہ سیر الاولیا

تکملہ سیر الاولیا تذکرہ بزرگان ہر چہار سلسلہ علاوہ متاخرین اولیائے خصوصاً خلفاء مولانا فخر و مولانا نور محمد صاحب مہاروی کے مفصل حالات و ملفوظات و معمولات خواجہ محمد عاقل صاحب وغیرہ درج ہین کاغذ سفید مع مجلد - کاغذ حنائی عہ عہ

پ حکایات انبیاء و اولیا درج ہین جنکو حضرت امیر خسرو رح نے جمع کیا ہے قیمت ہر دو جلد ۱۲ ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا غلام حلقہ بگوش حضرت محبوب رحمانی اویس قرانی خواجہ شاہ غلام فخر الدین مغربی سرخ پوش چشتی نظامی فخری شیرستانی آناراللہ برہانہٗ خلف الصدق ولایت خلیفہ حق خلافت حضرت مجتہد مخبر مذہب بیضائے بے عیب مسخر مشرب حمرائے باغیب خواجہ برہان الدین حیدر میاں دلیشاہ چشتی فیض آبادی نوراللہ مرقدہٗ راجی دہلی سید العاشقین سند المعشوقین حضرت محب النبی مولانا محمد فخر الدین چشتی دہلوی قدس اللہ سرہٗ العزیز سید الطایفہ عالیہ فخریہ ہ

کہتے تھے الفقر فخری جس فقیری کو نبی		فخر دیں فخر جہاں پر وہ فقیری ختم ہے

عبد اللہ شاہ حنفی چشتی عفی عنہ بخدمت ناظرین اولی الابصار عاطر از ہے کہ نسخہ فخر ضربی فی فقر فخری بہ توفیق رفیق حضرت مولانا و مرشدنا بمضامین کمیاب تالیفات بعد رفع تکرار تحریر محرراں و معانی نایاب تصنیفات پس از دفع اصرار تقریر مقرراں بمزید نکات سفینہ و کنایات سینہ بہ دجلد نظر آ و عملیات قران السعدین ہوا ہ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ مقرر و محرر کو خطا سے چارہ نہیں او تصحیف و تحریف میں اجارہ نہیں از خوردان خطا و از بزرگان عطا اشتہار مشتہر ہر عایت عام

آپ کا فیض آباد میں ہے بجائے مشہور تکیہ غالب شہید کے چبوترہ پختہ ہے ۱۲

عام فہم خاص پسند تعبیر اً و تمثیلاً برائے گفتن تا حجت تمام ہو یعنی ہم نے نہیں سنا تہا اور ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد	بسا کیں دولت از گفتار خیزد

اور جنوں کی دو قسمیں ہیں جو نادیدہ صرف بسماعت حسن معشوق والہ و دیوانہ ہو تو کلبی ہے مگر یہ کلبی ہی قلبی ہے نہ زبانی کہنے کو عاشق کرنے کو۔ فاسق دنیا میں کامی دین میں نامی قولہ تعالے کَمَثَلِ الْکَلْبِ مانند کتوں کے ہیں اور جو دیکھکر دیوانہ ہو عشق ہے ؎

جامی رہ ہدی بخدا غیر عشق نیست ✦	گفتیم والسلام علی تابع الہدی ✦

الہ الہ فاسق و فاجر عاشق و عاقل ہوں مقتضائے عقل حصول ہے مقتضائے عشق وصال ہے ؎
برعکس نہند نام زنگی کافور ✦ حیائی لسانی کو بے حیائی اور بے حیائی کو جب حیا فرض کر لیا اب تصور کیا کریں ؎ آں قدح بشکست و آں ساقی نماند ✦ یہ ہے تو بس تحقیق و تدقیق ہے۔ جملہ امتوں اور نبیوں میں تکرار ہے کہا ہے الغرض اہل اللہ نے یوں فرمایا ہے کہ آنحضرت خاتم الانبیا بہ توحید ذاتی مبعوث ہوئی ہیں جیسا آپ کے ظہور سے ظاہر ہے۔ آپ کی خریطہ رسالت کے لفافہ پر یہہ سرنامہ نور ہے۔
لَا مُؤَثِّرَ فِی الْوُجُوْدِ اِلَّا اللّٰہِ نہیں ہے موثر وجود میں مگر اللہ تعالے ف نخل تیغ کاٹنا ہے بمحل حق دبنا حق بد ہے علمائے بے عمل و فقرای بد عمل کے تسخیر لسانی و قلبی استدراج ہے نہ کرامات اور خط میں ظہور ہے لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہِ نہیں ہے موجود مگر اللہ برتر قولہ تعالی وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ یعنی میں تو تمہارے نفسوں میں ہوں کیوں نہیں دیکھتے ہو کون مانع ہے قولہ تعالی وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ میں قریب تر ہوں رگ گردن سے۔ اقرب تفضیل ہے جسکا مقابل معدوم ہے یعنی کچھ نہیں ہے میں ہی میں ہوں ف جملہ عبادات منقولہ فقہ و نفس صلوٰۃ و ذکر برائے معرفت ہیں آغاز عبادت انجام معرفت ہے عبادت علت مادی ہے اور عابد علت فاعلی اور نماز و روزہ اور ذکر و شغل علت صوری علت غائی معرفت ہے قولہ تعالی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ای لیعرفون نہیں پیدا کیا جن اور انس کو مگر واسطے معرفت خود کی ہر مرد و عورت پر معرفت فرض ہے ہر عبادت کی فرضیت بغرضیت معرفت ہے اور معرفت بسیر مستد ہے دنیا کمانے کو پیدا نہیں کیا ہے معاش مقدم بقدم معاد ہے اور عبادت مقدم بدم معرفت ہے جس شیر مال کی طاقت صرف عبادت ہو حلال کیا طیب ہے جس نان جوین خشک کے خرچ شہوت ہو حرام کیا خبیث ہے جس کردار میں ایہام عمل صالح ہے جسمیں نہو فعل طالح ہے جو کام موجب

ناراضی ہو وہ کام نہیں ہے، عبادت کے ڈھنگ سفیتوں میں ہیں اور رنگ سیتوں میں تمام عمر سعی کرو جبتک عرفان نہو الکام
کی معانی نہ جانو بعد معرفت یہ ہے دنیا صلہ ہے۔ زن و فرزند و مال و متاع مشترک ہے عارف و جاہل میں
بحجت ہمایہ الاشتراک طوفان اور ہمایہ الامتیاز ہمان ہے علم الٰہی نے بندوں کی معرفت کو معاف
نہ کیا اور معرفت آنحضرت نے امتیوں کو عرفان سے معانی نہ دی عرفان پیرجی صاحب کیا مریدوں
کو بخشوا دینگا۔ اور جبکہ حضرت پیرجی خود عارف نہوں معرفت امر مخفی ہے امتی عارف ہوتا ہے نہ غیر عارف
انفاسی کی شفاعت بدرجات ہے اور آفاقی کی بہ تجا معرفت احوال ہے نہ افعال عیب ہے نہ شہادت حقیقی
ہے نہ دنیا معرفت نسبت ہے نہ نسب، بہر تقدیر عبادت و طاعت بہر حقیقی ہے نہ دنیا اور نسب برائے تحی
دنیا ہے نہ قصدی حقیقی کی حضرت پیرجی سید ہیں تو بحث اول شیخ و سید کوئی ذات نہیں حضرت خلیل اللہ
نے کلیہ بیت اللہ حضرت اسماعیل ذبیح اللہ کو عنایت فرمائی اور فرمایا تو شیخ ہے اولاد حضرت ذبیح اللہ
شیخ ہوگئے زید کے پاس کلید دل ہے بس بکر کا شیخ زید ہے۔ دوسرا شیخ کیسا ہے اور سید عاشق
ہے آنحضرت کو سید بوجہ عاشقیت کے لقب ہوا ہے نسب کا حقیقی میں اور دین و بیعت میں کیا کام
تو رہا نسب فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ تو صوریں پھونکا ہوئے جاوینگے۔ پیرجی جو سید ہیں تو وصف
اضافی ہے نہ ذاتی اعتمان مرید کو بہ نہیں کر سکتے عارف کیسے کردینگے متعلق دین صرف نسبت ہے
الغرض وہم مرکب شیطان ہے پس رفع وہم وگمان اور نفع یقین و اطمینان کو طریقہ تکلیفات
ایجاد خداداد ہوئے ٭

بدرد لیقین پردہ ہائے خیال ٭		نہ ماند سرا پردہ الا جلال ٭

بہمہ طرح طرح کی صورتیں گھڑتا ہے اور معدوموں کو موجود دیکھتا ہے جہاں یہ تکلفات شرعیہ ہیں ہٹا
اور تکلفات شرعیہ سے ہٹا مصور رہا نہ صورت، بیکاری وہم کار آدم اور زوال گمان کمال ایمان ہے
ادھر فوت منجملہ طاعت میں مشغول ہوئے ادھر بیخودی طاری ہوئی اور وہ کیفیت نظر آئی جو کہ موحدین
کو بہ مجرد فہم حاصل ہوتی ہے فرق یہ ہے کہ تیراک دریا میں خود کود تا ہے دوسرا نادانستہ گرتا ہے ٭

جہد کن در بیخودی خود را بیاب ٭		زود تر واللہ اعلم بالصواب ٭

ذکر فتح الباب

آنکھوں کو بند کر کے ملاحظہ صورت مرشد کا کرے ٭

عاجز نہ ہو تصور دلبا ہاریں
مہندی لگی نہیں ہے پا ئے خیال پ
ف تصور بدتر از شرک ہے
کیونکہ گدہے تک کا ہو سکتا ہے
اور رابطہ توحید سے جھوٹے
کی یہاں دال نہیں گلتی
شرعاً جو صاحب طریقہ نہیں
ہو سکتا یعنی بطریقہ عوام ہوتا ہے
اور طریقتاً متقی نہیں ہو سکتا
حقیقتاً صاحب سیر نہیں ہوتا
اور معرفتاً صاحب نسبت نہیں کر سکتا اسکے بیان کو دفتر چاہیے مگر کفر ملت بنظر آغاز بشرطیکہ ساتھہ اسکے انجام ہو

نقطہ صفر ٥ دو نقطہ ...
ہیں یہ ہے نقطے اور علامت
سکون دو میم و لا شونا
و لا لام الف و لا و ہ الف
لام ہے اللہ لا الہ الم

ے طریق حق سہ باطل سے ہم ایجاد کرتے ہیں
بتوں کو دیکھتے ہیں اور خدا کو یاد کرتے ہیں۔ یہہ ہے
عالم مثال ہے نور مقدس فتح ملکوت و بد بغیر جمال الہی فتح الباب
نہیں ہوتا یہہ برزخ صغریٰ مفتح عالم صفا و برزخ کبریٰ مفتح عالم ضیا ہے
تقویٰ نام ہے اس کیفیت کا جو دل مومن میں بجمال الٰہی پیدا ہوتی
ہے اور یہہ ہدایت ہے اور معنی خوف کے بدرجہ لاچار ہیں جیسے لوگ
معنی روشنی کی اسواسطہ فرمادیا آنحضرت نے اللہ صورتوں و عملوں کو
نہیں ملاحظہ فرماتا بلکہ احوال او دلوں کو دیکھتا ہے اور جگہ تقویٰ

اذکار سیر مثلث احکام اولیائیہ معلوم ہے کہ تعلق انکا بفقہ علما ہو یا تفقہ فقرا ذکر ناسوت
بقاعدہ مربع سر کو درمیان زانوین کے لیجاکر قریب زمین سے باسم ذات سید ہا ہو کر دلپر ضرب دے ذکر ملکو
بزانوے چپ یا بدیع براست یا باعث بدوش چپ یا نور براست یا شہید اور ضرب اثبات
کے دلپر ہو ذکر جبروت بدوش ناسوت مذکورہ بالا کے درمیان زانوین کے ضرب یا احد اور دلپر ضرب
یا واحد پھر دس مرتبہ پیا پی متصل یا واحد یا احد کہکر ضرب اثبات کے دلپر دیوے ف
جانیوالا ہمہ صحیح بتا سکتا ہے تحریر پر تقریر نگر نا موتہہ زوری کرے تو موتہہ کی کہاؤگے ذکر لاہوت
سر کو کتف چپ پر لیجاکر بطرف پشت کے ڈہلکاوے اور دوبار ہو ہو متصلاً کہکر موتہہ اسی طرف سے
اور ضرب اپنے بین دیکر کے سر کو کتف چپ پر رکہکر پھر دو ہو کہکر ایک ضرب پہلوے چپ پر دیوے
اور بسرعت بقاعدہ چہار زانو ہو کر سرین کو بلند کر کے رو بجانب است تین ضرب دے پھر مربع ہو کر کے
ذکر از سر نو شروع کرے ف اولاً علم الیقین ہے پھر عین الیقین پھر حق الیقین پھر ہو الیقین ہے
ثانیاً نفس امارہ ۔ لوامہ ۔ مطمئنہ ۔ ملہمہ ۔ ثالثاً ترک دنیا ترک عقبےٰ ترک مولا ترک ترک رابعاً عام
خاص خاص الخاص ۔ خاص الاخص ۔ خامساً تخلیہ ۔ تزکیہ ۔ تصفیہ ۔ تجلیہ ۔ سادساً ۔ کامل ولی اکمل
مرشد ۔ مکمل فقیر ہادی الی اللہ تعالے اذکار سیر مستطیل الوان مرشدانہ خواہ بصفات مذمومہ
رنگے ہوں خواہ بصفات محمودہ ذکر قالب بحکم کلیہ کلمہ ذکر قالب جاروب ہے اور بامر اکثریہ روش ذکر قیام ہے
یعنی ایستادہ ف کلیہ ٹوٹ جاتی ہیں چہ جائے اکثریہ چنانچہ ذکر اسکے دونوں روشیں نہ ایستادہ
نہ نشستہ نہ آرمیدہ اور اذکار قالب کے اقسام وافراط کا کچھہ حساب ہے نہ کتاب مشہور تر خانوادون ذکر یدالیہ
دوہال و ذکر حسینی و حیدری وغیرہ جو ہیں از قسم جلی ہیں داخل تحریر نہیں صرف ناگفت و شنید ہیں اور
عملاً معتبر ہیں عدم تحریر مشائخین کے وجوہات سے ایک وجہ روش ایستادہ ہے جو داخل تفریط ہے مگر
یہ ذکر لابدی ہیں ذکر مشی جو آہستہ قدم بقدم چلے بقدم راست نفی اور بہ چپ اثبات بہ رفتار میانہ
قدم بقدم اسم ضرب لا الہ بہ رفتار گرم اثبات ذات بحالت دوان ہر قدم باسم اعظم فافہم ذکر کیفیت
تعلق اسکا بہ محفل سماع ہے کیونکہ کیفیت باہوش ہوتی ہے اور حال میں بے ہوش اور وجد میں ہوش
ف کیفیت لطہار حال کیف طاری کا ہے نئی بات نہیں ہے پس کیفیت بلا ذکر و تعبیر روش کے
باطل ہے چنانچہ اکثر رسائل مشہورہ میں مفصلاً یہ ذکر منقول ہے ذکر ابدال ابدال جمع بدل بھی ہے

ذکر لاہوت

قالب

اورنام جماعت بھی ہے اور واحد بھی ہے کیونکہ نام ایک ذکر کا ہے اور ابدال کے ہر موقع پر جدا معنی ادر
ہدل کی ہر جگہ علیحدہ شکل ہے مثلاً زید کو پہلی نظر میں بصورت فقیر دیکھا اسی وقت بنظر ثانی بصورت
پہلوان نامی ہو گیا بنظر ثالث سقہ بنظر رابع سپاہی عام ہے یا باوقات مختلفہ کبھی طفل کبھی جوان
کبھی ضعیف مرد وعورت آدمی جانور ایضاً ابھی یہاں تہا ابھی ہزار کوس پر ہے ایک صورت میں ہزار
شکل موجود ہو گیا ایضاً موجود تھا غائب ہو گیا علی ہذا ایک خدمت ہے صاحب اس خدمت کو عرفاً
ابدال کہتے ہیں کیونکہ انکو اس ذکر سے زیادہ کام پڑتا ہے جیسے لوہار کو ہتوڑہ سے بہ نسبت دیگر
آلات کے اور ہوا پر جو اڑے اسکو بھی ابدال جہال جانتے ہیں ذکر ابدال شغل ہوا ملحد و موحد دونوں
میں مشترک ہے امرا شام آپ کو ابدال کہتے تھے بحکم عرف آنحضرت نے انکو بھی ابدال تحریر فرمایا
اس سے وہ ابدال ہو گئے راقم نے ٹونک میں ابدال ملکہ دیکھا معلوم ہوا کہ کسے ابدال کی اولاد میں ہے
اور گدائی انکا پیشہ تہا ذکر غوث اسمیں خرق والتیام ہے ف جو زمین جس سیارہ سے متعلق ہے
وہ اسی سیارہ کی اقلیم ہے اسی واسطے ہفت اقلیم ہیں اجمیر شریف و حرمین شریفین باقلیم مشتری
چین میں نہ اقلیم زحل ہند و عطارد روم مساجد نائب بیت اللہ شریف و مزار شریف نائب مزار شریف
آنحضرت ہیں مزار شریف خواجہ بزرگ اجمیری نائب مزار شریف آنحضرت کی ہے دوسرے مزار شریف کو
یہ منزلت حاصل نہیں ہے۔ لہٰذا ہر اقلیم ایک ہے ولایت ہند میں دوسرا کوئی سوائے اجمیر شریف
کے ملک چین نہیں اور اقلیموں میں کیا خاص چین میں کوئی مزار نہیں دیگر جملہ انبیا کو اویسیت اللہ
تعالےٰ سے ہے اور خواجہ بزرگ کو اویسیت آنحضرت سے ہے چنانچہ جس ولی کو جس نبی سے
اویسیت ہوتی ہے ولایت اسکے بقدم اسی نبی کے ہوتی ہے۔ حضرت محبوب سبحانی کی ولایت بقدم
حضرت عیسےٰ ہے کرامات آپکے مطابق معجزات حضرت روح اللہ کے ہیں اور قوم میں وہ کیفیت
موجود ہے اسواسطے خطاب خواجہ بزرگ عام ہے پیران و مریدان و عطائے رسول و حبیب اللہ ہے

اس سرزمین میں ایسا کوئی آستاں نہیں		اللہ رے شان روضہ ہند الولی کو دیکھ

حاکم اعظم کا نام غوث ہے یہ وجہ ہے کہ اسکو ذکر غوث سے زیادہ کام پڑتا ہے عوام ذاکر ذکر غوث کو جو
درمیان ملحد و موحد کے مشترک اور متعلق بقالب ہے غوث جانتے ہیں اور غوث کو نہ معلوم کیا سمجھتے
ہیں ابوالوقت کو متصوفیہ مجدد اور بعض صوفیہ غوث کہتے ہیں۔ ذکر غوث کی دو قسمیں ہیں جلی و خفی

جلی یہہ ہے کہ ہفت اندام کو جدا جدا کرکے پھر جمع کرے ف ہفت اندام کی بہی چار قسمیں ہیں
ہفت عضو زمین ہفت پردہ چشم آسمان چودہ طبق سوائے اند ہے کے سب کو روشن ہیں یہہ ناسوتیہ
ہیں ملکوتیہ وغیرہ بہی تقریراً ایسے ہی ظاہر ہیں خفی مثلاً دست راست کو زیر زانوئے راست اسطرح نکالے کہ ہاتھ
بجائے کہنی دونوں گھٹنوں سے ایسا نکالا جیسے پانی اور ہوا سے یہہ نکلتا ہے پہر پہنچا گردن سے پاؤں
ہاتھ بجائے خود ادہر آیا اوپر دست چپ سے یہ معاملہ ہوا پائے راست کا تمتہ گردن سے نکلکر گھٹنہ کہنی
نکلکر بجائے خود آیا پائے چپ یہہ ہی کیا پہر کمر وغیرہ جوڑ جوڑ پر جوڑ جوڑ سے یہ عمل ہوتا ہے ف ایک کتابی
شہدی بولے کرنا تو نہیں لکہا راقم نے کہا اور کیا لکہا ہے آپ نادان ہو تحریراً قلیہ سے حل جا رنگ ذاتی
سے نہیں ہوتا ہے اور تحریر بنوٹ سے بنوٹ نہیں آتی ریاض استاد کے ساتھ کرو جب ریاض
ہوگا جیر مقابلہ وغیرہ بے سیکہے نہیں آتا ہے (قلب) بامر کلیہ ذکر قلب اسم ضرب الا اللہ ہے گو اسم
ذات اللہ بہی ہو کیونکہ انتہائے ضرب یا ابتدائے ذات واحد ہے اور بحکم اکثریہ قاعدہ مثنیٰ دو زانو ہے
ذکر قلب بمعنی ذکر قلب متوجہ صدر مفہوماً اثبات کو بہ حرقت معدہ یہاں تک کرے کہ ہستی مطلق
ظہور کرے جو سال بہر یہ ذکر لیگا ذکر سے معمور اور مذکور سے حضور ہوگا اور خود بخود ہر شے سے ذکر
کو سنے گا۔ حالانکہ یہ متوجہ بسماعت ذکر کسی شے کے نہوگا اور اسی طرح حقیقت ہر شے کی خود بخود
نظر آوے گی ف ذکر قلب خفی و مفہومی ہے اور ذکر قلبی جلی و منطوقی اور ذکر خفی کا ذکر کتاب الذ
ہیں ہے اور حرقت معدہ سے مطلب ہے کہ بکشش دم معدہ کو اوپر کی طرف کھینچے جب دم کو چھوڑے
معدہ کو دبا وے اور مبدم ترقی کو مد نظر رکھے ذکر احد ناف پر ضرب یا شہید کی کرکے
تصور کرے کہ ذات مستجمع جمیع صفات سے متصف ہے یہ ذکر علی التواتر یہاں تک کرے کہ
صاحب مکاشفہ ہو ذکر ابرار بزانو راست ھو الاول بہ چپ ھو الآخر درمیان زانو ہی ھو الظاہر
دل ہیں ھو الباطن مرشد سے تلقیناً حاصل کرے (روح) بحکم کلیہ اسمیں ذکر اسم ذات ہے اگرچہ
مذکور اسم اعظم بہی ہو وبامر اکثر قاعدہ چہار زانو بہی ہے ذکر حاطہا برشاہدہ یا محیط الظاہر ا
یا محیط یا باطن بوقت یا ظاہر کے چشم کو کشادہ رکھے اور بوقت یا باطن کی آنکہوں کو بند کرے ذکر
ابحیات باسمان انت فوقی بزمین انت تحتی علیٰ ہذا پیش و پس وغیرہ انت امامی انت
خلفی انت یمینی انت شمالی انت لی و انا معی الجہات منک فاینما تولوا فثم وجہ اللہ

عیاں راچہ بیاں (۳) بامر کلیہ اسمیں ذکر اسم اعظم ہے و بحکم الکثر یہ روش اسکی استراحت ہے ذکر کلی اولا اللھم انت الکل ومنت الکل وبکل الکل ولک الکل وکل الکل اخرا بلت الکل منت الکل یا کل الکل حسب ہدایت ذکر حسنؑ جسکو ذکر اور دبرو بھی کہتے ہیں اولاً حضرت علی کو بفیض شہادت آنحضرتؐ سے کلمہ شہادت بلا جیسا کتاب الذکر میں ہے اور خواجہ بزرگ اجمیری کو آنحضرت سے ذکر حسن باولسیت پہنچا ہے خلاصہ نفی لا الہا اور اثبات الا اللہ ھو اور محمد رسول اللہ ھی تصدیق ہے ف العلوم نکتۃ خال سویدا ایک نقطہ ہے (۰) جب کھلا (ہ) خود محیط خود محاط ذات احد بصفات واحد ہے نہ صفات داخل ذات نہ خارج ذات ہے یہ نقطہ کشوف (ہ) اولاً علامت فنا ہے جبکہ صرف ہائے ہوز ہی ذات مطلق ہے ضمیر واحد مذکر غائب جسکا مرجع حاضر متکلم ہو الاول ہو الاخر ہو الظاہر ہو الباطن ثانیاً یہہ ہے علامت سکون ہے ثالثاً یہ ہے تائے مثناۃ فوقانیہ ہے جو علامت ذات مقید ہے اللہ و خلیفہ وغیرہ حالات تائے و ہائے ہوز پر عبور حاصل کر و اختیار کیا ہیں اور آثار کیا ہیں۔ رابعاً یہہ ہے علامت میم ہے اسیواسطے کہا جاتا ہے ذات مطلق غائب بسکون ہے اور ذات مقید سے

دیدہ ام در غنچگی چندیں جفائے باغباں		بعد گل گشتن نمی دانم چہ گل خواہد شگفت

(ہ) یہ ہائے ہوز ہے یا تائے مثناۃ فوقانیہ ہے یہہ ہے (لا) ملفوظی لام الف مکتوبی الف لام ہے جو حرف ہے نہ اسم و فعل (لا) (لا) معرف بلام ہوکر اللہ مکرر بہ تعریف اللہ سے ملفوظی (لا) آیا الا الہ نفی ہے جب دونوں جمع ہوئے نزدیک بعض کے لام زائد ہے ایک زائد گرا (لا) ہوا نزدیک بعض کے الف زائد ہے الف وہا واحد ہیں اللہ ہو الا اللہ اثبات سے پھر ابتدا یہ بحث ہے کل تقریر کی اس موجز میں گنجایش نہیں ہے

	برو ست دیگر است خزان و بہار ما		یک ذرہ نیست ہیچو حنا اختیار ما	

حرف حمت و حرکت بمرکت ہے پس فتحہ برزخ و خیر الامور اوسطہا بطلے فتوحات ہے دو فتحہ کا ایک الف ہے ھا ہوا ضمہ مقہوری اعدا و جلال کو ہے دو ضمہ کا واو ہے اور کسر جب کو ہے دو کسرہ کے یائی ہے پس ھا علامت احدیت بہ تعین و تصور تقیید کے احد نام ہوا جب یہ مرتبہ حاصل ہو چکا ضمہ دیا ہو ہوا اشش جہت مراتب علم و نور وجود و شہود روح و مثال جب یہ مرتبہ متعین ہو چکا پس ہے ہوا

جو جامع عقول ہے اب عقول عشرہ ناشی ہوئی جو جامع کون و مکان اعیانیہ ہیں لیں ہے کو جی
نلیفہ کیا حالت تنزیہ میں جو اشکال سے منزہ ہے وہ ہے بوقت تشبیہ کے تعین صفت ہے مشبہ
ہے الغرض یہ مسئلہ سلطان فخر عالم صوفی جان کے سمجھ میں نہ آیا چہ جائے دیگر آواز خلق کو نقارہ
خدا سمجھے حق بزبان آہی جاتا ہے حریف خود ہی محرف ہو جاتا ہے یہ علم برائے فخر آدم حسب صفا سیر
ذاتی و انفاسی ہے اور یہ فہم صوفی النانی کا منصب ہے بعض حضرت باذفروش نے اس ذکر کو بذکر
خواجہ بزرگ نہیں لکھا ہے نہایت درجہ کی نادانی کو کام فرمایا سوائے خواجہ بزرگ اجمیری کے کسکی
ولایت بثبوت آنحضرت کے ہے فہم من فہم ٥ بعد از خدا بزرگ تو ئی قصہ مختصر ٭ بعد از نبی
بزرگ تو ئی قضیہ مختصر ٭ چنانچہ بجلد دوم استدلال معقول و منقول سے اس مدعا کو ثابت کیا ہے

ذکر معیت

اذکار مستدیرانی رفیع الشانہ اول ذکر معیت بقول فقہا معیت علمیہ ہے و بقول فقرا معیت
وجودیہ دونوں قول بہت ہی صحیح ہیں بشرطیکہ علم و فہم ہو اس اعتراض کا جواب یہ ہے خلعت صنعت
خداوند لطف لکھ زیادہ و تقریر نہیں سوائے بات ہے جسکو بچہ بھی خوب سمجھ سکتا ہے یا معی یا معی

ذکر تجلی

یا معی یا ھو یا ھو یا ھو طریق طریق سے حاصل ہے ذکر تجلی سر بسوئے آسمان کرکے کھے
خواہ انی انا اللہ خواہ انا انت الی پھر سر کو بطرف راست کرکے کہے لا الہ یا کہ لا الہ اللہ پھر سر کو بطرف
چپ لیجا کر کھے الا اللہ یا کہ لا الہ پھر دل میں ضرب کرے الا انا بالاتفاق مرشد سے صحت کر لے

ذکر گنجشکہ

اذکار متفرقات یہہ ہیں بعض نے ذکر حسن کو بذیل متفرقات تحریر کیا ہے ذکر گنجشکہ بطرف
علوی ہوں تو بطرف سفلی ہوں تو سب سے اطلاق تو ہیں نتو رسم الخط یہہ ہی ہے اور
مشہور ہے کہ زبان پنجابی ہے ٥

او در دل من است دل من بست اوست	چوں آئینہ ہست من من در آئینہ

ذکر کبوتر

ذکر کبوتر - کبوتروں میں نایاب تر ایک قسم یا ہو ہے نہ وہ جو بکثرت نقلی موجود ہے وہ بوقت صبح صادق
ذکر کرتا ہے جو خم گلو میں ہو خم پھٹ جاتا ہے الحاصل جیسے کبوتر کنوئیں میں گونجتا ہے بایں صدا
ذکر کرے تا شکار شاہباز عشق ہو اولا ہیچ کبوتر ہو وزن ہو ہے صلصال ثانیاً جیسے کبوتر کے
گونج جو صدے ہوتی ہے صدا و ہوا سے قلب بھر جلوے جیسے مشک ہوا سے بھر جاتی ہے اور
پھر بے حرکت کے خود صدا دیتی ہے خود ذکر جلی ادا ہو جب پھر وہ صدا ہو چکے پھر ذکر سے یہ کہے

چھوڑ دے۔ الغرض یہ ذکر ہفت قسم پر ہے مشہور تر یہ ہے (۱) بزانوے راست بیچون بچپ
بیچگون بآسمان بے شبہ بدل بے نمونا (۲) بآسمان آنجا توئی وبزمین اینجا توئی بہ پہلوے
راست آن ہم توئی بدل این ہم توئی (۳) بزانوے چپ معبود توئی راست مطلوب توئی
بدل مقصود توئی یا محبوب کہوے خواہ یا معشوق (۴) براست ظاہر توئی بچپ باطن توئی بدوش
راست تو منی بدل من تو انہ **مقدمہ تسبیحات**۔ تسبیحات کی دو قسم ہین۔ رخصتیان
وعزامیان وہ بکثرت تحریرات مشہور ہین یہ بعدم تحریر مستور۔ جو دونون کو شامل ہین وہ یہ ہین۔
تسبیحات چشتیہ ونقشبندیہ۔ سہ حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰہُ + مَا فِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللّٰہِ + نُوْرُ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ + لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ + **ف** چشتیہ جلی مع جہر کے کرتے ہین یعنی ہاے کو دراز کرتے
ہین۔ نقشبندیہ مدو کشیدہ نہین کرتے **تسبیح مسبحان** بطرف راست سُبْحَانَ اللّٰہِ بچپ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ وبآسمان لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بزمین اَللّٰہُ اَکْبَرُ معمول ہین وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ **ایضا تسبیح مصلیان** بزانوے
چپ یا بدیع براست یا باعث بپہلوے چپ یا مُقْتَدِرُ بدل یا شَہِیْدُ ضرب اسم ذات نہین ہے
ف ملائکہ کی قسمین تین ہین صرف نوری کروبیان اور برزخ مسمّاۃ اور عنصری جنمین معلم الملکوت ہے
اور جنپر امر سجدہ ہے موکلان بعض موکلان زمین اور بعض آسمان بعض میانہ مین انہین کو زعم ہے
کہ ہم صاحب تسبیح وتقدیس ہین **تسبیحات قادریہ وسہروردیہ۔ سہ** اَنْتَ الْہَادِیْ
اَنْتَ الْحَقُّ لَیْسَ الْہَادِیْ اِلَّا اللّٰہُ + ہُوَ الْہَادِیْ ہُوَ الْحَقُّ نِعْمَ الْمَوْلٰی اَللّٰہُ + قادریہ جلی مع جہر
ذکر جو کرتے ہین جہر مین اللّٰہُ ثابت ہوتا ہے اور سہروردیہ جلی بہ اِلَّا ہُوْ کرتے ہین۔ املاا بجہ
برسم الخط ملک کے ہے خواہ مالک پڑھو اور خواہ ملک **تسبیح مقدسان** بہپلوے
راست سُبُّوْحٌ بچپ قُدُّوْسٌ درمیان زانو رَبُّنَا بآسمان وَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ بدل وَالرُّوْحِ **ایضا**
تسبیح موکلان اسی کو تسبیح حضوری کہتے ہین الذات ذات اللّٰہ الصفات صفات
اللّٰہ الاسماء اسماء اللّٰہ الافعال افعال اللّٰہ الآثار آثار اللّٰہ اولاً وقت تسبیح کا عشا ہے براے
رخصتیان عشاے اول۔ براے عزمیان عشاے آخر یعنی تہجد۔ رخصتی بعد فرض کے کمتر درجہ
سات مرتبے گنے جو زیادہ ذکر کرے بعد نماز کے علیحدہ جب تک دل لگے **تسبیحات متفرقا** اول تسبیح
واحدیت براست یا احد بچپ یا صمد ولیرا و تو تسبیح وصول براست پیغمبر بچپ مرشد ولیرا یا اللّٰہ **ایضا**

تسبیحات چشتیہ ونقشبندیہ • تسبیح مسبحان • تسبیح مصلیان • تسبیحات قادریہ وسہروردیہ • تسبیح مقدسان • تسبیح موکلان • تسبیحات متفرقات

تسبیح حصول بہ جیب یا مولیٰ براست یا مرشدُ بدوش راست یا حقُّ ولپر یا ھو **اعلام عام**
اہل سنت والجماعت فرقہ ناجی وہ ہے جو کہ بمذہب اربعہ ایک مذہب مین مستقیم ہو اور بمشرب
اربعہ بایک مشرب نعیم ہو اگر زید فقیہ حکم آمین ہر چہار مجتہد کو بیان کرے یا چار مقلد ہر چہار مذہب کو
امام کا قول بتادے اور وہ حنفی ہو تو وہ غیر حنفی ہو گا کسیکو حنفی الشافعی وغیرہ دو مذہبہ نہین سنا۔ ظاہر
ہے علما صاحب علم ہین نہ جہل اگر مقلد ہر چہار مذہب کے فقیہ حنفی سے قول اپنے اپنے امام کا دریافت
کرین خارج مذہب سے نہ ہون گے ہر مذہب والا باداے نماز مذہب مختار ہے کسیکو دیکھا کہ چہار
رکعت پڑھی ہر رکعت بطریق ایک امام کے یا دو دو رکعت بطریق دو مجتہد کے اور یہ کہے کہ مین
حنفی الشافعی ہون مشرب مین جہلا کی پیروی سے کیا طوفان بے تمیزی
پیر جی فرماتے ہین کہ چشتی القادری ہون اور مرید کہتے ہین چشتی القادری ہون تالاب بایک
واحد ہے اور گھاٹ معین ہین جس گھاٹ سے غسل کرے داخل آب ہے تعین مشرب مین ہے نہ
مشرب مین الغرض اپنی لغویت کے آپ ہی مقر ہین المرء یوخذ باقرارہ فرمایا آنحضرت نے قرآن مجید آل
توام ہین پیر جی کو تفسیر کا علم نہ نسبت سے فہم فرمایا حضرت جنید بغدادی نے جسکے ایک ہاتھ مین حدیث یعنی قرآن
شریف اور دوسرے مین فقہ نہو وہ شیطان ہے جو اُس سے خرق عادت ہو وہ مکر ہے نہ کرامت **حکایت**
ایک امیر کو برائے ناموری یہ شوق ہوا کہ مین مشائخون مین سرآمد صوفیان عصر ہون اُسنے بغرض خود غرضی
ایک پیرزادے کو مرشد قرار دیکر ایک دو مولوی کو نوکر رکھکر کتب مشائخان راسخین کی ترجمہ کراکے یون
طبع کرایا کہ حضرت نے مجھ کو یہ تعلیم فرمایا ہے اور طبع کراکے کتابون کو شائع کیا اگر اُنہین کی عبارت
کا مطلب اُنسے دریافت مشافہتاً کیا جاوے تو جواب نہ دے سکین گے الا تحریری مولوی صاحب سے
دریافت کرکے فرمایا حضرت امام احمد حنبل نے جو فقیہ فقیر نہ ہو مرتد ہے اور جو فقیر فقیہ نہ ہو ملحد ہے
اسپر اجماع امت ہے نواب بے ملک اور ولی بے ولایت عرف ہے نہ معرفت ناسوت مین ولایت نصیب
نہین ہوئی ملکوت مین ولی و پیر جی ہو گئے آفاق مین نصیب نہین انفاس مین مقسوم کیسے ملا خواجہ
بزرگ اجمیری خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وغیرہ سب صاحب خدمت ہین رئیس بے ریاست تو
شیطانیان ہین راقم بھی بھولا ولایت کے پیر جی نہین ولادت کے ہین فہم من لا فہم لہ کُلٌّ قد علم صلاتہ وتسبیحہ

ظاہر ہے کہ پہلے ذکر نظریات کا چاہئے مگر علمی تحریر سے فی زمانہ ناظرین گھبراتے ہیں عملیات کو پسند کرتے ہیں
شغل ہوا کو پڑھکر اوڑہ نہیں جاویںگے عملیات نظریات سے مشکل ہے مگر نام مرشدی سے منہ بھر آتا
اور شیرنی سے رال ٹپکتی ہے پیٹ تو کہانے ہی سے بھرتا ہے نہ قند کے نام لینے سے الّا انکو کا غذ سونگھنا
بس ہے ✤

کتاب الذکر حضرت علی نے عرض کی یا رسول اللہ مجھکو اقرب الطریق مرحمت فرمایا جاوے
فرمایا آنحضرت نے اے علی آنکھیں بند کرا ور سن مجھسے تین مرتبہ جاروب کو پھر سنا مجھکو تین مرتبہ
یہہ ہے اقرب الطریق ✤ اول باتفاق محدثین احادیث کا حصر نہیں ہے دویم جاروب کو خود محدثین
نے افضل الذکر نقل کیا ہے حدیث کی تفسیر حدیث ہے سوم جملہ خاندان کے اولیا سے یہ حدیث منقول
ہے متواتر ہونا اسکا اولیا سے ثابت چہارم فرمایا آنحضرت نے جسنے دل سے لا الہ الا اللہ کہا بلا حساب
جنت میں داخل ہوا اور فرمایا مصدق کلمہ شریف بہشتی ہو زانی ہو چور ہو الغرض کوئی گناہ اسکو
مضر نہیں ہے جیسا تفسیر فتح العزیز میں ثابت ہے فرمایا آنحضرت نے مجاہد حجری پہ جملہ حقوق
معاف ہیں کیا حقوق اللہ کیا حقوق العباد اور اصولاً مقابل ارجح کا معدوم ہوتا ہے قولہ تعالے
انی اعلم ما لا تعلمون عقائد میں ثابت ہے الایمان لا ینقص ولا یزید شکی سے شبہ شدی سے
گھٹے جو یہہ نہو تو اجماع ضدین لازم آتا ہے جو محال ہے جو عقائد کو نہ مانے وہ مسلمان نہیں ہے حاصل
حکمت و ماحصل مصلحت شارعین کی تحریر سے لیلو حدیث ہر دیہ غفرا پڑھنا نہ کھولنا وردوں کے منہ میں
بھی زبان ہے باب اول اذکار ناسوت جاروب یعنی اول جاروب ہے ذکر ناسوت ہے دویم مبتدی
کو اول جاروب ہی کا ذکر کراتے ہیں جب وہ منتہی بذکر ناسوت ہونے کو ہوتا ہے اور مبتدی بذکر
ملکوت تو ذکر اسم ذات کو بھی ملا دیتے ہیں کیونکہ سلسلہ ہے زنجیر کڑی بکڑی ہے پس اگر ایک ذکر میں
جا بعض بہم ضرب دونوں ہو مضائقہ نہیں ہے فصل اول اذکار جلی میں ہر ذکر جلی خفی و پاس انفاس
ہے جس ذکر کو جہر اکر دیگے جلی ہے سراً کرو خفی ہے جس سے کرو پاس انفاس ہے راقم کو معلوم نہیں
ہر چہار اسمائے ذکر سے وہ کونسا اسم ہے کہ مخصوص بہ خفی یا کہ بہ پاس انفاس اور جلی کے ممانع ہے
بلکہ جاروب تو مخصوص باقرار لسانی ظاہر ہے چنانچہ اس جہل پہ استدلال بجلد دویم ہیں (۱)
اسرافیل یعنی جاروب اسرافیل جاروب سہ دردیہ میں دو ضربی کرنا مثلاً لا الہ الا اللہ الا اللہ

ف اگر الف کی قید تھی امہات میں بھی الف ہے حضرت آدم نے بعد عطسہ کے ذکر فرمایا ہے (۲)
اٹھانا آمیں دو جگہ ہیں پہلے جگہ سابقہ جہاں سے ذکر کے ساتھ اڑا اور جہاں پہنچا وہ لاحقہ
ہے پس بجائے سابقہ معہ نفی کے اور ذکر بجائے لاحقہ پہنچکر بجائے لاحقہ معہ اثبات کے بجائے سابقہ
کے آویں ف جو سال بھر یہ ذکر بلاناغہ کرے تین گز اوڑے دو برس میں چھہ گز تین برس میں
نو گز پھر حساب دیکھ ہے ایک بزرگ چالیس گز بلند ہوئے تھے بعد مدت تا بمقام روحانیات
طیران کرتا ہے ایک بزرگ زیر عرش پہنچے دیکھا اور ندا کی یا اللہ آواز آئی ہم تو تیرے دل میں ہیں

اے دو رنگ دیو لی تو ز آغاز +	طاؤس نظر بلند پرواز +

ہر شے بضد پلٹ جاتی ہے یہ تو قلب حقیقی ہے اور تعریف شے کی ضد سے ثابت ہوتی ہے
دل وہ ہے جو رات نہو جو سیر آفاقی کی نہیں سیر انفاسی کی کہاں سے ہوگی قولہ تعالیٰ سَنُرِیْهِمْ
اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ ؎

تو کار زمیں را نکو ساختی +	کہ بر آسماں نیز پرداختی

تھوڑی مدت گزری ایک فقیر جوناگڈھ میں آئے اور وہ شہر پناہ جوناگڈھ کنگرہ کنگرہ قلا کے نیچے
پھرتے پھرتے گرداگرد پھرتے کچھ رفتہ رفتہ اونچے آخر الامر سب کی نظروں سے گر گئے شغل ہوائے
ہوا تک اوڑتا ہے نہ بالاتر آسمان تاریخ فرشتہ میں دیکھو شیخ سہروردیہ کو دیکھا چہارم آسمان پر شریک
جماعت تھے ذکر امہات ہے قولہ تعالیٰ وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا حضرت ادریس مجسم آسمان پر ہیں ایک
فقیر نے ایک ملحد کو دیکھا ہوا پر اوڑتا ہے فرمایا اس سے کیونکر اوڑا عرض کی قدم بر سر ہوا نہادم
بر سر ہوا شدم فرمایا آنحضرت نے جو تارک سنت ہے گو ہوا پر اوڑے اور پانی پر رواں ہو مت
مانو شیطان ہے ؎

ترک دنیا ہست سنت مصطفےٰ	عاشقاں کردند ایں سنت ادا

پیر امیر لفظا ہر ہے بدل مرید امیر ہے جنات و شیاطین کے تصرفات کیا ہم تم نہیں جانتے ہیں (۳)
اذکار لکھنے والوں نے یوں لکھا ہے کہ مربع بدم واژگوں بشدت تمام لا الہ کو کتف راست تک
کھینچے اور گردن کو ڈہال کر الا اللہ کے ضرب دل پر دے اور تصور کرے کہ بجائے برادہ چوب کے دل سے ساتھ
ہو کے ذرات نور کے گرتے ہیں اور اعضا میں منتشر ہو کر جسم سے نکلکر تمام عالم میں محیط ہوتے ہیں

مع وجود ذاکر کے اور تمام عالم محو و مستور ہے یہانتک ذکر کرے کہ صاحب محویت و مشاہدہ ہو **ف**
غور فرمائیے جاروب چشتیہ یہی ہے ذکر ارہ کیسے ہوا اور سند جاروب چشتیہ کی چشتیون سے ہے
اسکی کیا سند ہے کیا عبارت و لغت و فوائد کی تحریر سے ارہ ہو گیا یہی جاروب جملہ اذکار مین ہے
صرف جلسون مین اختلاف ہے جلسۂ ارہ و چشتت واحد ہے یہ خلط ملط ہے نہ امور مشترکہ کا نام
ہے نہ امتیاز کا نشان - بات یہ ہے گرم بازاری جہل ہے نہ علم سے واسطہ نہ فہم سے سروکار
چنانچہ جلد دویم مین یہ قیل و قال ہے **علاوہ** ازین دوزانو ہو کر بعد نفی کے ضرب اثبات کی
دل پر دیوے **ف** یہ جاروب قادریہ ہے **مزید برآن** آنکھین بند کرکے بدم واژگون لفظ اللہ
کو ناف سے تا بدوش لا کر ضرب ھُوْ کی دل پر دیدے **ف** گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو + ملاحظہ
صفات کا کرے **ف** مین تعجب کرتا ہون کوتہ قلمی کیون کے ایجاد سے تو نسخہ شتر بار ہو سکتا تھا
عروج و نزول و شد و مد خفی پاس انفاس ہزارون باتین باقی ہین (۴) **بودلہ** مربع بیٹھکر دونون دست
مشت بستہ مونہہ پر رکھے اب دو طور ہین اول دو دستی بہ نفی دونون ہاتھ مٹھی بند کو ہوا مین لیجاوے
اور کھولے بضرور مراد یہ ہے ماسوی اللہ کو چھوڑا کاغذ کیون سیاہ کیا پھر باثبات مشت بستہ ہو کر
آوے اب اختیار ہے مونہہ پر ہاتھ رکھکر ضرب دے یا یہ کہ ضرب اثبات کی دلپر کرکے مشت
بدہان ہو دویم یک دستی پہلے دست راست بہ نفی لیجاوے اور باثبات لاوے پھر دست چپ
لیجاوے اور لاوے پھر دست راست علیٰ ہذا القیاس (۵) **توپ** یہ ذکر حضرت محبوب حقانی
کو باولیت پہونچا ہے دوزانو باقاعدہ روبرو توپ متخیلہ کے بیٹھ کر کے یکدستی ذکر جاروب اسطرح
کرے کہ بہ نفی دست کشادہ جاکر باثبات مشت بستہ مع گولہ دہن توپ کے آوے اور ضرب اثبات
کی دلپر دے اور مشت درمیان سینے کے رکھکر خیال کرے کہ گولہ پار ہو گیا اور نشان پاوے بھارہ
ادھر سے ادھر تک اور ہر ضرب میں ترقی نشان ہے بالآخر کچھ نہین رہتا نیست و نابود ہو جاتا ہے (۶)
ثلاثی اسکی تین قسمین ہین **ثلاثی** مجرد بقاعدہ قادریہ لا کو ناف سے مع حبس دم کے کھینچے اور ضرب الا
کی کتف راست پر کرکے دہان سے بعد ضرب اثبات الا اللہ گویا ہو کر بے امتداد صوت کے بہ کتف چپ ضرب کرے
ثلاثی گنبدی پائے راست ران چپ پر رکھے خواہ پائے چپ کو ران راست رکھے یا کہ نہ رکھے
خواہ یکپایہ رہے خواہ دوپایہ پھر بطرف زمین کے خمیدہ ہو کر کتف چپ سے نفی کہتا ہوا سر کو

پھراوے اور بکتف راست لا کر بطور ذکر امہات مذکورہ بالا ذوقن کرے اور بمقام سابقہ بجالاے لا حتمہ جاکر اسی طرح نفی کو تمام کرے اور دم کو نہ توڑے اور نہ قاعدہ کو چھوڑے **ف** قاعدہ مین ترکیب کا تو فرق ہے گو ذکر وہی جاروب ہے **ثلاثی مغربی**۔ دراصل ذکر ضرب لا تیناہی ہے **ف** یہ تعریف ذکر ثلاثی گنجینۂ معرفت و خزینۂ اسرار سے زائد ہے کیونکہ ذکر جاروب سب اذکار مین واحد ہے اس قاعدہ مین ذکر سے زیادہ فیض نہین ہے البتہ محنت سے محبت ہے اسمین محنت سخت ہے مگر جلسات خاندان کو ایک قاعدہ نہین پہونچتا ہے (۷) **جبرئیل** دو ضربی بجاروب چشتیہ ہے (۸) **جاروب چشتیہ** (۱) قاعدہ مربع چار زانو اسطرح بیٹھے کہ بنان پائے راست بعمل کیماص اند زانو کے رکھے اور سرین بقیام قلب نیلوفری زمین پر قائم ہون **ف** قولہ تعالےٰ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ شان نزول خاص اور حکم عام ہوتا ہے اور نفس امارہ سے زیادہ کوئی دشمن نہین ہے عقلاً و نقلاً دشمن اقوی ہے جو اسپر جہاد کرتا ہے مو حد ہوتا ہے یہ وہ دشمن ہے ہر شخص کے دم کے ساتھ ہے مار آستین بغلی گہو بنسر دوست ہو کر دشمنی کرتا ہے اسپر جہاد اکبر ہے (۲) عاطفہ کمر کو بجائے خود خوب قائم کرے گو پشت خم کھاوے تختہ ہو جاوے خاص استخوان کمر قائم رہے اور شکم و پشت مین بطور تثلیہ کے فرق کرے یعنی شکم کو پشت سے جدا کرے اور اونچا مگر دم مین کچھ تصرف نکرے اور دونون ہاتھ دونون گھٹنون پر بخط راست رکھے اور انگشتان مین طغرائے اسم ذات ہو (۳) ناظرہ سر کو جھکاوے اور نظر کو دل پر رکھے بوقت نفی چشم کشادہ نہ رکھے بند رکھے اور بوقت اثبات کے چشم بستہ رہے زبان بند کر (۴) دائرہ بدم برآمد نفی کو شروع کرے اور بطرف پہلو چپ جھکتا جاوے اور بحالت خمیدگی پہلوے چپ سے گزر کے جب درمیان زانو کے آوے قریب زمین کے ہواب کمر مین خم دیکر کے قریب تر زمین کے ہو کر کے طرف پہلوے راست کے لوٹے اور اونچا ہوتا جاوے اور جیسے بحالت خمیدگی مونہہ سوے چپ تھا اب سوے راست رہے۔ یہانتک بدوش راست کے پہونچے پھر گردن کو بسوے پشت کے ڈھلکا دے کہ مونہ بسوے پشت ہواب دم کو توڑ دے اور آنکھ کو کھولے اور منفی کو پس پشت پھینکدے اب یہان سمجھ لے بسرعت تمام سر کو سیدھا و راست کر کے بسوے چپ جھانک کے گردن کو تان کر سخت خم دے کہ ٹھوڑی چھاتی سے ملجاوے بدم درآمد چشم کشادہ ضرب اثبات کی مکر و صلوین کو جاکر دل پر دیوے اور مثبت کو

کو ثابت کرے ف جو باقاعدہ ذکر کریگا وہ جانیگا کہ ذکر کوئی بے تکلیف خانذاینہ نہیں کرتا ہے بلکہ بے تکلف عرفیہ کرتے ہیں ذکر نام کو کرتے ہیں نہ نشان کو عمل کیا ص بنانیہ و عمل عشق کیا معلوم ہوا اثر تکلیف شریعت زندہ نور ہے اور تاثیر تکلف مردہ ظلمت ہے ۵

ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت		دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست

باقاعدہ ذکر کریں پانوں اور گردن کو خبر ہوجائے گردن میں ایک عقد ہوتا ہے اور تکلیف ہے (۹) حلقۂ ذکر جیسے جاروب چشتیہ کوارہ بنالیا ویسے جاروب سہروردیہ کو ذکر جہاد مگر آئین کچھ فرق ہے اور سند بھی لکھی ہے (۱) دوزانو ایسے بیٹھے کہ سر انگشتان پا بسوئے قبلہ ہوں اور سرین ایڑیوں پر اور ہاتھ کہنیوں پر پھر ناف سے لا کو بطرف دوش راست کے لیجا کر ہاتھوں کو اُٹھاوے اور اکڑ ہو کر ضرب اثبات کی بقوت تمام دلپر دیوے اور ہاتھوں کو زانوں پر مارے (۲) اکڑوں اسی طرح بیٹھے کہ سرین زمین پر چسپاں ہوں اور دونوں ہاتھ ملا کر بہ درازی دو سمت جیسا دودستی میں گذرا نفی کرے اور باثبات دوزانو ہو کر مشت بستہ آوے اور ضرب اثبات کی دلپر دیوے اور ضرب یدین زانوں پر (۳) کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ ملا کر پشت کو خم اسقدر دے کہ ہاتھوں کے انگلیاں پانوں تک پہنچیں پھر ساتھ نفی کے سیدھا ہو کر بدوش راست آوے اور دونوں ہاتھوں کو بلند کرکے یعنے بطرف آسمان ضرب اثبات کی قلب پر دیوے ف ذکر جہر سے صرف مراد شدت ضرب کی ہے چنانچہ بجلد دویم اسکی بحث ہے پھر آنکھیں بند کرنا وغیرہ بہت گنجایش ہے (۱۰) جاروب سہروردیہ (۱) بقاعدہ نمازیوں بیٹھے کہ انگشتان پائے راست بسوئے قبلہ ہوں یعنے آگے کو اور پائے چپ بسوئے راست کے (۲) عاطفہ کمر بطور چشتیان قایم ہو اور شکم و پشت میں کچھ تصرف نہو اور ہاتھ دونوں بعاطفہ چشتیان کے (۳) ناظرہ بطور چشتیان سر کو خم دے اور نظر کو دلپر رکھے مگر نفی و اثبات دونوں میں چشم کشادہ رہیں گے زبان بند کر ہو (۴) دائرہ بطور قادریہ کے بدم در آمد نفی کو دل سے ناف میں لیکر بطور چشتیہ دوش پر لیجاوے اور تا بضرب اثبات کل عمل بطور چشتیہ کے کرے مگر ضرب اثبات کی بطور قادریہ بدم برامد ہو اور بوقت ضرب سر زمین کو بلند کرے (۱۱) صلاۃ اسی کو ذکر کا نون کہتے ہیں بقاعدہ ثلاثی گنبدی پائے راست بران چپ کے رکھے صرف یہ قاعدہ صلاۃ یک پایہ ہے اور روبرو خود انگیٹھی آگ کے

برآز آتش رکھکر نفی اثبات کرے (۱۲) **عزرائیل** بجاروب نقشبندیہ دو ضربی ہے (۱۳) **جاروب قادریہ** (۱) دوزانو یون بیٹھے کہ انگشتان پائے چپ لبسوئے راست و پائے راست لبسوئے چپ ہون اور سرین پانون پر ہون (۲) عاطفہ کمر مین خم ہو اور شکم و پشت مین بطور تخلیہ کے عمل ہو اور ہاتھ بطور چشتیہ رکھے (۳) ناظرہ سر کو راست باستواری گردن کرے اور نظر کو ناف پر رکھے مگر نفی مین کشادہ اور اثبات مین بند رکھے ذکر بزبان (۴) دائرہ بجم کر منفی کو دل سے ناف مین لاکر ناف سے نفی کو بدم درآمد تا طاق ابرو کھینچکر لیجاوے اور دم کو نہ توڑے اور گردن براستی پس پشت ڈھلکا وے اور بعمل عنق بدم برآمد آنکھین بند کرکے صلوین کو اُٹھا کر ضرب اثبات کی کرے

ف خود جلسون کی صحت نہین مگر خلاصی کو کہدیا ہے گر جلسات خاندان مین خلط ملط ہو انصاف شرط ہے جب خاندان قادریہ یا چشتیہ مین دونون امر ہون بدم برآمد نفی وہم درآمد نفی علیٰ ہذا القیاس بدیگر امور ایک تو اجتماع ضدین جو محال ہے لازم آوے۔ دوسرے امتیاز خاندانیہ یک قلم فوت ہو جاوے۔ پھر کیا نام کو خاندان رہین گے۔ نشان کچھ نہین۔ کیا چال ہے (۱۴) **کوہسان** بجاروب چشتیہ بہار ہوز اللہ جہر کرنا (۱۵) **مدور حلق** یہ ذکر مران غیب سے حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی کو پہونچا ہے اسمین صرف یہ ہے بوقت ضرب اثبات کے زنخدان کو زانو پر رکھدے (۱۶) **مسبحان** بجاروب قادریہ بہار اسم اللہ جہر کا کرنا (۱۷) **میکائیل** دو ضربی جاروب قادریہ مین کرنا (۱۸) **جاروب نقشبندیہ** (۱) قاعدہ بطور تسبیح کے اسطرح بیٹھے کہ پانون زیر زانو کے ہون اور صلوین تہ زمین قائم ہون (۲) عاطفہ کمر مین خم ہو اور شکم و پشت مین تخلیہ ہو اور ہاتھ بطور چشتیہ کے ہون (۳) ناظرہ گردن و سر بطور قادریہ کے نظر بھی بطور قادریہ ناف پر۔ مگر نفی اثبات دونون مین آنکھین بند رہین گی۔ اور ذکر زبان (۴) بطور قادریہ کے دم کو نہ توڑین ... اور نفی کو ناف سے تا مؤخر دماغ کے لیجاوین اور بعمل عنق بطور قادریہ کے چشتیون کے طرز پر بقیام صلوین ضرب اثبات کی دل پر دیوین +

فصل دویم خفی

یہ وہ ذکر خفی ہین جنکو جلی سے تعلق نہ پاس انفاس سے علاقہ ہے جسطرح محرر بقلم تحریر جاروب کو کاغذ پر تحریر کرتا ہے اسیطرح ذاکر بقلم فکر بالجرکت اعضا جاروب کو لوح باطن پر لکھتا ہے نام اسکا

کا **استیلا** ہے اور خطرہ بندی کو مفید تر ہے۔ استیلا کی دو قسم ہین (١) **استیلاء عشقیہ** بالتعین
جلسہ زبان کو تالو سے لگا کر اور دم کو درمیان سینہ کے بند کرکے سر لام کو کتف راست سے بحرکت
دوش تا بناف کھینچے پھر گردش دیگر الف لام کو بحرکت کتف کتف چپ کے لاوے تا ناف کرسی لَآ
مین واقع ہو **ف** دوش راست کو آگے کی طرف جھکا کر جھکا وے اور خیال کرے حرکت کتف کی
پہنچ گئی اور کتف چپ کو آگے کی طرف جھکا کر پیچھے کی طرف لیجا وے اور تصور کرے کہ کشش الٰہی بھی اسطرح
اِلٰہَ کو لکھکر اِلَّا اللّٰہ کو سینہ پر لکھے **استیلائے نقشبندیہ** بجلسۂ چشتیہ بہمہ احوال علی الدوام مواظبت
کرے زبان کو تالو سے ملا کر کے دم کو حبس کرے اور بقلم خیال اور خطرہ کے سر لَا کو بہ پستان راست کے
لاوے اور پستان راست کو درمیان مین لاکر سر لام الف کو بر سر قلب کے پہونچا وے اسطرح اِلٰہَ اور اِلَّا
اللّٰہُ کو لکھ کر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو سینہ پر لکھے **ف** باقی اذکار مثل مانند نسخہ مطب طبیب کے ہین کہ وہ
کسی دوا کا وزن زیادہ کسیکا کم کر دیتے ہین کوئی دوا موقوف کرکے کوئی زیادہ کی کسی مین عروج و نزول
لکھدیا مد و شد نہ لکھا کسی مین مد و شد کر دیا عروج و نزول نہ لکھا اسکا تو کچھ حساب ہی نہین ہے جسقدر
جو چاہے ذکر بنالے۔ بہت بڑی شاعریت کی گنجایش ہے جیسا جلد دویم مین ثابت ہے ٭

فصل سوم پاس انفاس مین معمولی یہ ہے **جاروب قلندریہ** بجلسۂ چشتیہ بحبس دم
نفی کو زیر ناف سے کھینچے اور اثبات کی پانچ ضرب دلپر دیوے اور ہر ضرب مین یہ ارادہ کرے کہ یا نور
النور میرے دلکو پر نور فرما **ف** علی ہذا القیاس پاس انفاس جاروب مین کثیر الوقوع نہین ہے
مخصوص باسم ذات ہے حکم باکثر ہے باقی ناظرین خود انصافانہ ملاحظہ فرمالین گے ٭

باب دوم اذکار ملکوتیہ۔ اسم ضرب مین اولاً یہ بات محتاج ثبوت نہین خود ہی
ظاہر ہے کہ ضرب با اسم ذات کی بوجہ کلمۂ اِلَّا کے صورۃً و معناً شدید واقع ہوتی ہے بدینوجہ اِلَّا اللّٰہُ
کو اسم ضرب کہنا درست ہوا ثانیاً اِلَّا اللّٰہُ اور اللّٰہُ دونون بنا بر اثبات کے ہین پہلے اِلَّا اللّٰہُ کو اثبات
مجرد کیون کہا مجرد تو اسم ذات ہے نہ اِلَّا اللّٰہ یہ معلوم ہے کہ نظر بہ علیحدہ ہوتے نفی کے کہا گیا ذکر اثبات
مجرد مین اثبات مجرد لفظاً ہے نہ معناً دوسری اللّٰہ کو اثبات منفرد کہنا چاہیے نہ اسم ذات کیونکہ اسم
ذات تو ہے مگر اثبات ہے اور اِلَّا اللّٰہ بھی اثبات ہے یہ اسم صفات نہین ہو سکتا۔ **فصل اول**
یکضربی یکضربی دو قسم ہین پہلی قسم یہ ہے کہ کل اسم ضرب کی ضرب قلب پر ہی ہو دوسری

یہ کہ اِلّا پر اشارہ بجائے دیگر ہو اور اللہ کی ضرب قلب پر ہو **قسم اول** یہ ہے کہ الّا اللہ الّا اللہ
کی ضرب قلب ہی پر ہو علی الاتصال دوسری جانب مخاطب نہ ہو یہ ذکر بنا بر ذکر قلبی وتصفیہ کو موثر
ہے **قسم دویم** ذکر ہفت ضربی سے از یکضربی تا ہفت ضربی وبالاتر از ہفت ضربی سمجھ لو الّا بزانوے
چپ الّا بزانوے راست اِلّا بکتف چپ الّا مابین زانوین الّا بالاے طاق ابرو اِلّا بدوش
راست ضرب اِلّا اللہ بدل **ف** قطع نظر دو ضربی وسہ ضربی وغیرہ کے جہان چاہے ضرب کو فرض
کرے ہفت اندام وشش جہت ولطائف خمسہ مگر یہ ضربات حلقی ہین جو قلبی ذکر کریگا تو اسم ذات
سے فرق ظاہر ہے **امتیاز** چشتیہ ونقشبندیہ یکضربی مین میل بجانب راست کرکے ضرب دیتے
ہین اور قادریہ سہروردیہ میلان بعقب کرکے ذکر اسم ضرب مین میلان سہروردیہ نے بسوے راست
نہین کیا علی ہذا نقشبندیہ نے بسوے پشت **فصل دویم ہفت ضربی مین** اوپر مذکور ہوچکا
ہے مواقع ضرب جو چاہے مقرر کرے اور ہر موقع پر کل اسم ضرب کی ضرب کرے مثلاً بزانوے چپ
الّا اللہ براست اِلّا اللہ علی ہذا القیاس **فصل سوم ذکر اسم ذکر خاندانیہ** سالکین کے تین
درجہ ہین۔ بدرجۂ اول لا معبود الّا اللہ لا مطلوب الّا اللہ لا مقصود الّا اللہ درجہ دوم
لا مطلوب الّا اللہ لا مقصود الّا اللہ لا محبوب الّا اللہ بدرجۂ سوم لا مقصود الّا
اللہ لا محبوب الّا اللہ لا موجود الّا اللہ **ف** مدرجہ چار ہین عام صرف اِلّا اللہ کا ذکر کرین
باقی خاص بدرجہ اول مین خاص الخاص خاص الاخص فرق یہ ہے کہ چشتیہ ونقشبندیہ لا محبوب کہتے
ہین اور قادریہ وسہروردیہ لا معشوق بدرجۂ دوم فرق ظاہر ہے اور جلسہ کی تمیز موجود ہے۔ ابنو الحاد کی
یہ گرم بازاری ہے کہ ہر چہار کلمات کہا پر پنج کلمہ کا ذکر عامی کرتے ہین لا موجود کوئی کہہ سکتا ہے جنکو طہارت
سے واقفیت نہین وہ موسنہ زوری کرتے ہین۔ درجہ اول کے ذکر کو جلی کرتے ہین اور درجہ دویم کو
خفی اور سیوم کو مفہومی نہ منطوقی ایضاً ذکر درجۂ اول کو بملاحظہ سمیع وبصیر وعلیم اور درجہ دویم کو
اللہ حاضری وناظری وشاہدی اور درجہ سیوم کو اللہ احدی اللہ صمدی اللہ معی۔ ابنو غدر ہے پیران
جہلا کی طوائف الملوکی ہے ضوابط جو کہ صندوق گوہر و جوہر ہین ندارد لہذا ظلمات جہل مین جواہرات
پڑے ہین ؛

باب سوم اذکار جہریہ اسم ذات مین یعنی اسم اللہ مین فصل اول اذکار بسیط

مین ذکر جبروتیہ مین سر کو بکتف راست لیجا کر بلند کرکے پستان چپ پر ضرب دیوے تا اس شدت سے کہ پہلو چپ خمیدہ ہو جاوے **حلاج** سر الف کو اسم ذات سے جدا کرکے بہاءِ مفتوحہ بجانب راست ضرب دیگر بجانب چپ تین ضرب دیوے مگر بکسر و پھر دلپر ضرب اسم ذات مضموم کی دیوے ہر ضرب مابعد کی ضرب ماقبل سے قوی تر ہے اور شدید **ف** اس ذکر کو حلاج بدین وجہ کہا جاتا ہے کہ صدائے حلاجیہ ثابت ہوتی ہے یہ ذکر برائے تجلیات افعالی و صفاتی مفید ہے اور مخصوص بہ تجلیات ذاتیہ ہے۔ **حضوری** سر کو جھکا کر پھر جلا دیوے اور بدوش راست لیجاوے اور بسخت ضرب اسم ذات کی دلپر دیوے۔ **ضربی** سر کو زانو پر بدکھکر باسم ذات سر کو اٹھا دیوے اور بمغز سر ضرب دیوے **ایضاً** یکضربی چشم بستہ باسم ذات سر کو بدوش راست لیجا کر دلپر ضرب دیوے **دو ضربی** ایک بروح دوسری بدل **سہ ضربی** بزانوے راست و بہ چپ و بدل۔ **چہار ضربی** بہ پہلو مین و بروح و دل۔ **پنج ضربی** براست و پیش و چپ و روح و بدل **شش ضربی** براست و پیش و چپ و روح و پس و دل **ہفت ضربی** بآسمان و تحت و راست و چپ و پیش و روح و دل ✤

ذکر عبرت بجمیع احوال دائماً جس شئے پر نظر پڑے بمعائنہ ذات کے اسکو دیکھکر کے آنکھ بند کرکے ضرب اسم ذات کی دلپر کرکے آنکھ کھولے پھر جو شے دیکھے یون ہی عمل کرے ایک اربعین کے بعد وہ حالت طاری ہوگی کہ خود بخود ظاہر و باطن سے ہستی مطلق ظہور کرے **ف** ظاہر ہے کہ سورۃ الفاتحہ باتفاق فقہا و فقرا تریاک جملہ مسموم ہے مگر زہر مار یا مسموم افیون کو فائدہ تو کرے ہزار ملا اور سیانے سر پھوڑین معلوم ہو کہ فاتحہ تو یاد ہے علماً تو جانتے ہین اجازت نہین عملاً نادان ہین یہ ذکر عبرت تو اتفاقی نہین ہے اور نہ کسی نص سے ثابت ہے بغیر عامل و کامل کی اجازت و عمل و شغل کے بکار آمد نہین۔ پیرجی دو سطر پڑھکر مغرور نہون ذکر عبرت تحریر نہین تاثیر ہے **مشغلہ** مصحف یا مزار شریف کو روبرو لیکر چشم بستہ بملاحظہ واسطہ یکضربی وغیرہ کرے **ف** ذکر اسم ذات اور ذکر خفی مین شاعریت کی بڑی گنجایش ہے خوب اوراق سیاہ کئے ہین **فصل دویم اذکار مرکبات** مین۔ **جلالیہ** اسکی دو قسم ہین اول لا الٰہ الا اللہ متصلاً و لسے خفیاً اسقدر کہے کہ اثر فنا فی اللہ اور بقا باللہ کا پاوے **ف** بشرطیکہ معدہ صاف اور ذکر علی الدوام ہو آخراً اسم ذات کو دل سے کھینچکر موکو ناف سے وہان تک کھینچے جہان تک ممکن ہو۔ **حیران** چشم بستہ اسم ذات کو دل سے

جبروتیہ — حلاج — حضوری — ضربی — دو ضربی — سہ ضربی — چہار ضربی — پنج ضربی — ہفت ضربی — ذکر عبرت — مشغلہ — جلالیہ — حیران

قلندر

اور ہو کو ناف سے لکھے **قلندر** سر کو زمین پر لیجا کر ناف پر اسم ذات کہکر سر کو اُٹھا وے اور دونون ہاتھ زانو پر سخت کر کے ضرب ہُو کی خود مین دیوے اور بمقام ہویت پہونچے اور متصف بہ تجلی ہو کے ہو **ف** فصل پاس انفاس مین ذکر قلندریہ ہے یہ ذکر قلندر ہے وہ جاروب ہے علی ہذا دیگر اور مین تیز ہے

جامع

فصل سویم عروج و نزول مین ذکر عروج و نزول کا بجلد دویم مفصلاً ہے اور ایک جگہ ہے **ذکر جامع** سر کو درمیان زانوین کے قریب زمین کے کر کے دل سے کہے یَا اَحَدُ اور زبان سے یَا اَللّٰہُ کی ضرب کرے پھر دلسے یَا وَاحِدُ زبان سے اسم ذات چپ و راست یہی ذکر کرے

چغد

چغد ذکر حق بمنزلہ اسم ذات کے ہے حقم حقم حقق۔ کہتا ہوا تین ضرب بکتف راست بتصور رحمٰن رحیم رفیع کی دیوے اور بقم بقم بقق کہتا ہوا تین ضرب بکتف چپ بہ تصور بلایع باعث بدوح پھر حقم حقم حقق کہتا ہوا بہ تصور قدوس سبوح سبحان پیش خود دیوے اور طریقہ ضربات کا مرشد سے دریافت کر لے **ف** لغتاً بوم قسم کلان ہے جسکی ہندی اُلّو ہے اور چغد قسم خورد ہے جسکی ہندی کوچڑ ہے یہ دونو پاسبانِ شب ہین بوم مانند شہنشاہ کے ہے مثلاً چالیس لقبہ پر نگران ہے اور چغد بادشاہ مثلاً ایک دیہ کا مرشد سے یہ بھی دریافت کر لے یہ ذکر بوم یا چغد کیونکہ ذکر چغد لکھا ہے فارسی والے دونون کو چغد ہی کہتے ہین

دو القی

دو القی چشم بستہ سر کو بجانب کتف راست لیجا کر بملاحظہ صفات اسمائے امہات اللّٰہ اللّٰہ اسطور پر کہے کہ ضرب اول بعرش ہو مگر بضمہ ہائے ہو نہ کرے۔ دوسری قلب پر بسکون یا دونون ضربین قلب ہی پر ہون بعد دس[1] مرتبہ کے کہے اَللّٰہُ حَاضِرِی دوسری دہائی پر اَللّٰہُ نَاظِرِی تیسری پر اَللّٰہُ مَعِی پھر لوٹے چوتھی دہائی پر اَللّٰہُ مَعِی علی ہذا پانچوین پر ناظری چھٹی پر حاضری۔

سہ پایہ

سہ پایہ برزخ کو قائم کر کے آنکھین بند کرے اور ناف کو بالا کر کے قائم کرے پھر ناف سے بشدت تمام اسم ذات کو کھینچے اور لام دویم کو مد طویل دیوے پہلے تو اسم ذات سے سَمِیْعٌ کو ملا وے پھر بَصِیْرٌ کو من بعد عَلِیْمٌ کو ایک دم مین ڈھائی سو مرتبے ذکر کرے تا دسومات[2] گداختہ ہون اقل مرتبہ تین بار ہے ایک دم مین تین مرتبے عروج و نزول کرے

ایضا ذکر شطار

ایضا باسمائے حاضر و ناظر و شاہد عروج و نزول کرے **ذکر شطار** برزخ کو قائم کر کے با مدد مرشد یکبار زبان و دل سے اسم ذات کو کہے اور بلاحظہ صفات امہات کا کرے اور ناف سے آغاز کرے اور تا سر تک لیجا وے بہ مجاہدہ صغیر یکبار و کبیر سو بار

[1] چربی دل ۱۲

باب چہارم اذکار لاہوتیہ اسم اعظم مین فصل اول ذکر اسم اعظم مین

ذکر چند اوپر تحریر ہوچکا ہے **ذکر یوم** بذکر ھو بھی کیا جاتا ہے **ف** دیباچہ مین لکھا گیا ہے کہ اذکر جانور بصدائے جانوران ہوتا ہے **شکر نخورہ** مین الفاظ **توہی تو** ہے اسقدر ذکر کرے کہ بیہوش ہوجاوے پھر جب ہوش مین آوے یہی ذکر کرے روز بروز بیخودی طاری ہوگی اور ترقی روزافزون **ف** جیسے حق بمنزلہ اسم ذات ہے لفظ تو بمنزلہ ھو کے ہے اور ھو ضمیر مذکر غائب ہے اور تو ضمیر مذکر حاضر اس صفت کو مرشد سے دریافت کرلے اور یوم مین حق تو کا ذکر ہے - **عنقا** اول یا کو دل سے کھینچکر کے بدائرہ چشتیہ ضرب ھو کی دلپر کرے اور دم کو یہانتک کھینچے کہ دم بخود رہ جاوے اور تا باشیانہ عنقا پہونچے **عزائیلیہ** ذکر ھو کو بزبان حال کرے **ذکر کبریا** سر کو کتفین مین چھپان کرکے دم کو ناف سے بہ کلمہ ھو کھینچکر یہانتک حبس کرے کہ بالکل بے طاقت ہوجاوے اسوقت دم کو چھوڑے پھر از نو شروع کرکر چارماہ روزانہ ہزار بار ذکر کرے تاکہ متصف بصفات تجلی ھو ہو **ذکر لاہوتیہ** سر کو بکتف چپ لیجاکرکے ضرب ھو کی قلب پر کرے **ف** فرق ذکر لاہوت وذکر ہویت وذکر معلا کو دیکھ لو **ذکر معلا** یا کو دل سے کھینچکر کے بدائرہ چشتیہ ضرب ھو کی دلپر دیوے **ذکر مشاہدہ** زبان کو تالو سے ملاکر بچشم کشادہ دم کو حبس کرکے منور دل ذکر کرے تاکشف حقائق بروجہ اتم ہو **ذکر ہویت** سر کو بدوش راست لیجاکر ضرب ھو کی دلپر دیوے **ذکر ہوا** پشت کو استوار کرکے زبان کو تالو سے ملاکر ناک سے سانس لیوے اور سر کو چارسو چکر اوے اور بزبان حال ھوھو کہوے **ف** اس ذکر سے ایک تو شوق عمل زیادہ ہوتا ہے دوسرے ذکر کو ترقی ہوتی ہے تیسرے جملہ امراض بدنی دور ہوتے ہین علی ہذا سستی رفع ہوتی ہے اور مشاہدہ ہوتا ہے **فصل دویم اذکار عروجیہ ونزولیہ** اول ذکر آچکا ہے **ذکر ذاتیہ** بہ حبس دم بغیر حرکت زبان ولب کے شغل ھو مین مشغول ہووے اور تصور اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی کا عروجاً ونزولاً کرے **ذکر صفاتیہ** بذکر ذاتیہ عند الملاحظہ اللہ حاضری کے معائنہ معنی اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطٌ اور بملاحظہ اللہ ناظری اِنَّ اللّٰہَ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ اور بملاحظہ شاہدی فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡہُ اللّٰہِ وبملاحظہ معی وَھُوَ مَعَکُمۡ اَیۡنَ مَا کُنۡتُمۡ کا کرے **ذکر احکامیہ** زبان کو تالو سے لگاکر کلمہ کی انگلیون سے سوراخ کانون کے بندکرکے بطور ہمراہ دم کے ختم کرکے اسمائے صفات کا ملاحظہ کرے **ف** فرمایا حضرت محبوب الرحمانی نے اسم یا قہار کا آئینہ پیش نظر کرکے جملہ اسمائے صفات

باب ۴ اذکار لاہوتیہ

فصل اسم اعظم

ذکر یوم

شکر نخورہ

عنقا

عزائیلیہ

ذکر کبریا

لاہوتیہ

معلا

مشاہدہ

ہویت

ہوا

فصل دویم اذکار عروجیہ ونزولیہ

ذاتیہ

صفاتیہ

احکامیہ

فصل سوم اذکار اصوات

اسمائے حسنیٰ کا ملاحظہ کیے بعد دیگرے کرے **فصل سوم اذکار اصوات مین** یہ ہفت پردۂ دل کے
ذکر ہین **صوت انحد** دوزانو ایسے بیٹھے کہ سرین ایک پانون پر ہون پھر انگوٹھون کو پس گوش رکھکر
سبابہ یعنی انگشت شہادت کو کانون مین رکھے باقی انگلیون کو سیدھا کر کے آنکھون کو بند کرے پھر
ذکر ساتھ ھو کے کرے اودھر سے کلمہ لاؔ کو سنے بہت مصروف سماعت رہے **ف** جب یہ آواز سنیگا
جانیگا کہ یہ صدا کس پردہ کی ہے مگر مرشد برحق صاحب کو واقفیت ضرور ہے کیونکہ درجہ بدرجہ تعلیم
تلقین ہوتی بسم اللہ غلط خود ہی کو معلوم ہوگا تو کیا بتاوینگے اور ہونا تو ہو چکا ابتداءً پہلے پردۂ دل
کی صدا بتاتے ہین صوتِ انحد کونسے پردہ کی صدا ہے ھَلْ بہ تعریب حَلْ ہے اور آن نفی کو
ہے جیسے آریہ وانا ریہ اور جان وانجان اور اب بھی نفی کو آتا ہے مثلاً دھات ابدھات اور الف
بھی سلب کو آتا ہے مثلاً گیان اگیان نار انار عرب اعراب اور ھو اثبات ہے اور لا نفی مضارع کو
ہے **صوت بسائط** ذکر اسکا صوت مطلق مین ہے جب ذکر ھو کا کرے آفتاب کو برنگ احمر درخشندہ
دیکھے اور یون خیال کرے کہ یہ گردہ مبسط ہو کر تمام اعضا کو محیط ہوتا ہے آخر الامر محو ہو جاتا ہے اور جانتا
ہے کہ وہ ہی قرص محیط ہے اور اس محویت مین جانتا ہے کہ ھو کا ذکر وہی کرتا ہے جب اس ذکر
مین زرد نور نظر آتا ہے جانے کہ یہ نور نفس کا ہے جسکا محل ناسوت ہے جب نور سرخ نظر آوے جانے
نور ملکوت ہے جب سبز نظر آوے نور جبروت ہے جب نور سیاہ نظر آوے جانے نور لاہوت ہے جب
ذاکر منور ہوگا جانیگا کہ اس نور سے از عرش تا فرش سارا آفاق منور ہے اور عالم نورِ محض نظر آتا ہے اور
اس عالم مین ملائکہ حق نظر آتے ہین اور سالک موصوف بصفات اللہ ہوتا ہے اور بوجہ حقیقت متصرف
عالم کے خلفاء اللہ پر وحی اور اولیاء پر الہام ہوتا ہے **ف** قصور معاف اسپر غصہ نفرمائیے کیون
نہین لکھا فلان آواز فلان پردہ کی ہے آپکا مونہہ تو کسی نے نہین پکڑا ہے جھوٹ صحیح جو جی مین
آئے فرض کرلو حضرت سادہ لوح خوش اعتقاد سلامت رہین آپکی بات بنی ہوئی ہے ورنہ صورت
صحت کی کیا حاجت کچھ کام کرنا تو منظور ہی نہین برائے نام جب ہے پھر کیا جھوٹ کیا سچ دونون
برابر ہین جو کرنا ہو کامل سے سیکھو **صوت حسن** صوت حسن سہ گوش بند چشم بند ولب بند
کرنہ بینی سرِّ حق بر من بخند + دونون انگوٹھون کو کان مین رکھے اور دونون کلمہ کی انگلیون
کو چشم بستہ پر رکھے اور بیچ کی انگلیون سے ناک نتھنون کو دبائے باقی انگلیون کو لب بستہ پر

صوت انحد

بسائط

حسن صوت

اور متوجہ تمام وتام گوش کو بصدائے ھو رکھے اُسوقت اُسکو صداسے ھو ایسی آتی ہے جیسے بلندی سے
پانی گرتا ہے اور اُس سے ایک صدا پیدا ہوتی ہے اور ابتدائً ایسی آواز آتی ہے جیسے دور کی آواز انتہائً
اسطرح پر سنتا ہے جیساکہ چادر پانی پر گرتا ہے اور شور گر سیت گر سیت کو سنتا ہے جب اُسکو یہ آواز سنائی دیوے
خوب ہمت کو مصروف کرے تاکہ خوب سماعت حاصل ہو۔ یہ صدا تو بے سماعت ذاکر کے بھی پر صدا ہے
جو نہین سنتا ہے اُسکی غفلت ہے۔ الغرض ہر دم متوجہ رہے جب سماعت حاصل ہو پھر غافل نہ ہو یہ آواز
رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے یعنی اسکی سماعت ترقی پکڑتی جاتی ہے وہ آواز زیادہ نہین ہوتی ہے چنانچہ یہانتک
نوبت پہونچتی ہے کہ بغیر بند کئے منافذ کے یہ سماعت کرتا ہے جب جانے کہ سماعت مجھ کو حاصل ہوگئی
تو پھر اس ترکیب وترتیب کو عمل میں لائے اور بتدریج وبتامل عمل کرے پہلے لبون پر جو انگلیان ہین اُنکو
سست کرے پھر ڈھیلا کرے اسپر نظر رہے کہ سماعت مین تو کچھ فرق نہین ہوا ہے بعدہ لبون سے
انگلیان اُٹھالے۔ علیٰ ہذا القیاس پھر ناک سے پھر آنکھون سے پھر کانون سے **ف** فرماتے ترکیب
مع ترتیب تحریر ہے یہ بات تو جب حاصل ہوگی کہ باجازت کامل عمل ہوگا صرف اجازت بغیر عمل کے یا
فقط عمل بلا اجازت واصل کے مثمر نہین ہے باتون سے کام نہین نکلتا ہے ہر خواندہ یہ چار سطر پڑھ
سکتا ہے۔ پیر جی عمل کرادین تو پیر جی ہین۔ **سلطان الذکر** صوفیہ کے نزدیک آنحضرتؐ نے غار حرا
مین چھ برس تک سلطان الذکر فرمایا ہے **ف** سلطان الذکر برزخ ہے بہ منزلہ جملہ آواز پر اطلاق ہے۔ صوت
ہفتم پر تو دوام قیام ہے۔ آنحضرتؐ کو معافی ریاض کی نہوئی جو احمد بلامیم ہین یا رُ پیر جی کو معافی ہے
الغرض سالک ایسی جگہ کہ جہان کچھ شور وغل نہ ہو وہان حجرۂ تنگ وتاریک مین قیام کرے اور
موافق تعلیم رہبر حق وتلقین مرشد صدق کے آپکو مردہ کی طرح بے حس وحرکت کرکے سبک اور بے اختیار
ہو اور از سرتاپا ہر بن مو سے بزبان حال بدم وآمد اللہ وبرآمد ہُو کہے اور قلزم اللہ ہُو مین غوطہ مارکر دُرِ یتیم
حاصل کرے۔ صاحب سلطان الذکر حجریات ونباتات وحیوانات جزو کل مخلوقات سے ہر وقت بہمہ
حال بے اپنے ارادہ کے اُنکا ذکر سماعت کرتا ہے اور اُسکے ہر بن مو سے ہر دم ذکر جاری رہتا ہے **ف**
نزدیک متوسطین کے سلطان الذکر افضل الذکر جاروب ہے اور نزدیک صوفیہ کے سلطان الذکر یہ ہے کہ ذاکر
کے ہر بُنِ مو سے ذکر ھو ھو کا بزبان حال جاری ہو اور نزدیک ملامتیہ کے سلطان الذکر نام صوت فؤاد
پردہ چہارم قلب کا ہے جب قبض ارواح کسیکے بچہ کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثمرۂ فؤاد ابوین کو قبض کیا

سلطان الذکر

کیا حال ہے اُسکے ماں باپ کا۔ فواد آسمان چہارم ہے جو برزخ فلکیات ہے اور قلب مقام شاہی ہے۔ قلب سپاہ مشہور ہے اور آفتاب شہنشاہ ہے مگر سلطان الذکر کی تین قسم ہین ایک سلطان الذکر بحرکت جسمانیہ پیدا ہوتا ہے جیسے دونون ہاتھ سے تالی پیدا ہوتی ہے ایک ہاتھ سے صدا پیدا نہین ہوتی ہے۔ دوسری قسم سلطان الذکر کی عناصر سے پیدا ہوتی ہے یہ بلا واسطہ جسم کثیف کے ہے اور بغیر حروف مکتوبہ کے پس لطیف اور بسیط ہے تیسری قسم سلطان الذکر کی وہ ہے کہ ایک آواز بے واسطہ اور بے جہت و بجید دائم و قائم ہمیشہ ایکسنہج پر رہتی ہے جو کہ نہ کم ہو نہ زیادہ جسمین تغیر ہو نہ تبدیل اس صدا سے تمام عالم پُر صدا ہے مگر بجز صاحبدل کے کوئی اس آواز کو نہین سنتا یہ صدا جیسے قبل از آفرینش کے تھی ویسی ہی ہے اور رہیگی۔ واضح ہو قولہ تعالیٰ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ کے معنی پر جب تک عامل نہین ہوتا ہے لطف حاصل نہین ہوتا ہے بنام خضر گو ہم موءدب و متلذذ ہین مگر لطف خضریت تو حضرت خضر ہی کو حاصل ہے سکندر کے نام سے گو ہم متاثر ہون سلطنت تو ہمکو حاصل نہین ہوتی مو نہہ زوری کی بات جدا ہے۔ بندہ ہوا ہی نہین اپنے آپکو خدا جان لیا پھر سلطان الذکر کا ذاکر بنگیا تو کیا دور ہے۔ سلوک مین اعتبار وحدت و برزخ سے ہے کیونکہ وحدت سے احدیت و واحدیت دونون ناشی ہین سلطان الذکر صدائے فواد ہے خلہ کے لوگون کا محاورہ ہے ہمارا سکندر تو ہمارا آقا ہے۔ ایک صوفی جان پہچان فرمانے لگے جس ذکر سے جسکی کشود ہو وہی اُسکا سلطان الذکر ہے جانتے تو نہ تھے مگر تھے حضرت مرشد خوب بات گھڑی۔ اول تو ذکر کشود کو فتح اللباب کہتے ہین نہ سلطان الذکر اور ذکر فتح اللباب بھی معین ہے نہ غیر معین حکم بامر اکثر ہوتا ہے نہ بر وجہ اقل کے۔ دوسرے فرمایا بزرگون نے جسکو جس اسم سے فیض ہوا اُسکا تو وہی اسم اعظم ہے۔ ظاہر ہے کہ اسم اعظم ایک تو معین نہین دوسرے مخفی ہے تیسرے بغیر اسم اعظم کے فیض محال ہے اور سلطان الذکر مقرر ہے اور ثبات کشود اسپر موقوف نہین ہے قیاس مع الفارق و مہجور ہے ؎ صوفی چہ فغان است الی الاین من الدین ✤ این نکتہ عیان است کہ العلم من العین ✤ راقم کو جب یہ زعم ہوا کہ اذکار ہر چہار عالم کر چکا جناب مرشد نا نے طلب فرمایا اور ایک روز ایک فقیر کی ملاقات کو تشریف لیگئے خادم ہمراہ تھا حضرت نے اُن شاہ صاحب سے فرمایا مجھ کو جسقدر اذکار و غیرہ معلوم تھے اسکو یاد دیے اب اسکو

آپ بتائین۔ راقم کو حال حکمت علمی وحس مصلحت علمی معلوم نہ تھا اُن درویش نے کہا تم سب اذکا
کر چکے راقم نے کہا ہان کر چکا۔ فقیر نے کہا کچھ دریافت کرون مگا دل بیٹھ گیا اور یہ جواب مین کہا اذکا
ناسوتیہ وملکوتیہ بعمل خود کر سکتا ہون مگر جبروتیہ ولاہوتیہ بلا رفاقت حضرت مرشد نا نہین کر سکتا ہون
فقیر نے کہا خیر بھلا تم بتا سکتے ہو کہ سلطان الذکر اور صوتِ سرمدی مین کیا فرق ہے بمجرد سماعت
از سرتا پا پسینہ مین غرق ہو گیا۔ اور دونون صاحب باتون مین ایسے مصروف ہوئے گویا کچھ ذکر
ہی نہ تھا۔ بعدہ حضرت مرشد نا رخص ہوئے۔ طلسمات وہم وشعبدہ ہائے زعم باطلہ سے جسکو خدا
بچائے وہی بچتا ہے **اقسام وحی** کے کتب محدثین مین مفصل مرقوم ہین۔ منجملہ اقسام وحی کے
ایک قسم وحی سے آواز شہد کی مکھیون کی سی آتی تھی۔ دوسری قسم کی وحی مین جوش دیگ کی سی
اور تیسری قسم کی وحی مین صدائے جرس کی سی آتی تھی اور کبھی وحی بصورتِ دحیِ کلبی آتی تھی اور
گفتگو کرتی اور آنا حضرت جبرئیل کا بصورت مختلفہ ثابت ہے کہ جنکو سب باہوش وحواس دیکھتے تھے
اور حضرت عباس نے کیا دیکھا تھا جو بیہوش ہو گئے ہر کارے وہر مردے **اقسام حدیث** تین ہین
جو وحی بجسم اخلاطیہ آئی مرکب بصوت وحرف ہے چنانچہ قران شریف موجود ہے جسکو مومن اور منافق
دونون پڑھتے ہین مومن حکمی اور منافق خفی واحد ہین اور منافق جلی بہتر فرقہ کے اور مومن حقیقی سب
کا قرآن مجید پر اتفاق ہے قولہ تعالیٰ بِحَدِیْثٍ مِّثْلِہٖ حدیث آیہ قرآنیہ ہے اور محدث کو براہ مبالغہ مفسر
کہتے ہین دویم بجسم عنصریہ نازل ہوتی ہے یہ برزخ ہے جسکی افراط مین صرف صوت ہے اور تفریط
مین فقط حرف مثلاً خط رمل وصدائے جانور اوسط مین مقطعات قرآنیہ ہین الٓمٓ کی صدا کا کیا مطلب
ہے اور حروف کا کیا مقصد ہے حرف تو مقید مراد ہوگا مگر لہجہ کیونکر مقید ہوگا مثلاً سپہ سالار فوج بر
درجۂ اول وچہارم کے دو شخص ہین ایک صوبہ دار بنگالہ کا دوسرا امبیٔ کا ہے قطعہ واحد ہے جیسے
سص کے یہ کام کرنا پروانہ کی طرح شجاعت نشان زید سپہ سالار فلان فوج فلان نام بعافیت
باشند بعد سلام سنت الاسلام واضح ہو صرف سص بس ہے نام سے کچھ غرض نہین کام سے
مقصد ہے ایک لہجہ ایک کے لئے مقتضائے حال ہے دوسرا دوسرے کے لئے بدینوجہ علم مقطعات
بعلم غیر متعارفہ موقوف ہے سیوم بوجود ار کانیہ قولہ تعالیٰ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی حدیث
آمد غیبیہ ہے نزدیک فقہا کے جو وحی بیداری مین آئی وہ قرآن مجید ہے اور نزدیک بعض کے جو

خواب مین آئی اور نزدیک بعض کے جو بکلام آنحضرت صلعم معانی وحی محفوظ ہوئے وہ حدیث قدسی ہے

مناظرہ - اور یہ کہنا کہ سلطان الذکر کو کوئی ذکر نہین پہونچتا ہے اسواسطے کہ ہر شغل باختیار شاغل

ہے اور اس شغل کے اختیار مین خود شاغل ہوتا ہے جسکو ملکہ ہوگیا وہ ہر دم مشغول سماع رہتا ہے

ظاہر ہے کہ اول تو ملکہ امر غیر منقطع کو کہتے ہین نادرًا جو انقطاع ہوا عند التوجہ وہی امر موجود ہے یہ

اختیار ملکہ مین ہے اور ملکہ مختار ہے اور ہر شئے کا ملکہ ہوتا ہے ملکہ مخصوص بسلطان الذکر ہی نہین ہے

جو ترک کرنے سے ترک نہو ملکہ ہے - جھوٹ بولنے کا بھی ملکہ ہوتا ہے ہر کار نیک و بد کا ملکہ ہوتا ہے

درینصورت سلطان الذکر کی کیا تعریف ہوئی مزور ہوا جس کام مین ملکہ ہو وہی کام سلطان الذکر

ہو جاوے دوسرے بالاتر سلطان الذکر دیگر اذکار راجح وارجح ہین پس ترجیح بلا مرجح والمعدوم انتہا درجہ

صوت سرمدی کی لغویت والہویت ہے صوت سرمدی جب بفضل مرشدیہ کانون کے پردے چڑھ جاتے

ہین وہ ایسی ایک صدا کو سنتا ہے جو اسکی ہمدم ہو جاتی ہے اور صاحب صوت سرمدی ہمہ تن ہر

بن مو سے سنتا ہے ف سلطان الذکر تو کسبیہ شروع اور حاصل ہوا یہ وہبی مطلق ہے یہ راجح

ہے یا سلطان الذکر اور اللہ تعالی نہ بذریعہ چشم کے دیکھتا ہے نہ بواسطہ کان کے سنتا ہے یہ صفت

بشر کی ہے کہ برائے ہر ایک حواس کے جدا جدا آلون کا محتاج ہے دید کو آلہ چشم کا سماعت کو آلہ

صوت صدا صوت لایزالی گوش کا وغیرہ - ذات حق بالا و لحد بصیر و سمیع وغیرہ ہے یعنی جس شئے سے دیکھا اسی سے سنا دیگر شئے نہین

ہے صوت صدا، ذکر احکامیہ مین گزری صوت لایزالی کان اور آنکھون کو بند کرکے بپاس

انفاس ھو ھو کرے اور تصور کرے کہ ادھر سے بھی یہی صدا آتی ہے مثل صدائے گنبد کے کیونکہ گنبد

صوت مطلق مین جو آواز کرے وہی صدا سنائی دیتی ہے صوت مطلق ام الدماغ مین ایک نقطہ درخشندہ مانند

آفتاب کے ہے جسکو کوئی قلب مدور کوئی لطیفہ خفی کہتا ہے اس صوت کی سماعت کے دو طرق ہین

کیونکہ یہی اول یہی آخر ہے باقی سب پردے ہین ابتدائً آنکھون کو بند کرکے زبان کو تالو سے لگادے

اور دم کو رد کے جب آواز سنی جائے جب اسپر ملکہ ہو جائے پھر صوت بسائط جو اوپر مذکور ہے اسکا شغل

کرے آخر الامر جبکہ عین ذات بے جہت و کیف قائم ہوا اور بمرتبۂ فنار الفنار جسکو دوست اور تجلی ذاتی اور

لاہوت محمدیہ بھی کہتے ہین پہنچ جاوے اور بملاحظۂ انوار سے گزر جاوے حقیقت متصرف عالم شہود ہوتی

ہے سه کس ندانست کہ منزل گہ آن یار کجاست ✦ اینقدر ہست کہ بانگ جرس سے آید ✦ ✦ ✦

صوت ہمس چشم و گوش کو بند کرکے متوجہ بدماغ ہو اور اس توجہ مین ایسا مستغرق ہو کہ مقصود کو پہونچ جائے اُسوقت ایک صدا ایسی سنائی دیگی کہ جسمین نہ تو صدا ہوگی نہ حرف پھر جہانتک اُسکو اُسمین استغراق زیادہ ہوگا اُسیقدر صوت ہمس کو بحرف و صوت کے پاویگا جب اُسکو اسپر ملکہ ہوجائیگا شورِ عالم کچھ بھی اُسکی سماعت کو مزاحم نہ ہوگا اور یہ عالم صوت دائم قائم ہوگا اور یہ صوت شورِ عالم پر غالب ہوگی **ف** ہفت فلک مع عرش و کرسی ۹ سات سیارہ مع راس و ذنب ۹ صوت مانند سیارہ کے ہین دو قائم ہین اور پانچ ستارہ کو رجعت ہے **اعلان عرفان** یہ بحث طویل ہے انبیا کو فیض اویسیت اللہ تعالیٰ سے تھا اور اولیا کو فیض شہادت ہے آنحضرت صلعم کو اللہ تعالیٰ سے بفیض اویسیت صوت مطلق برائے توحید ذاتی ملی جو کسی پیغمبر ع کو نہین ملی اور آنحضرت صلعم سے یہ صوت خواجہ بزرگ اجمیری کو بفیضِ اویسیت نصیب ہوئی اور حبیب اللہ و عطائے رسول ہوئی اور معراج معنوی اُنکو حاصل ہوئی **ف** فی زمانہ لوگون کو یہ خبط ہوا ہے کہ ہر ایک اپکو اویس جانتا ہے جسقدر اولیاء اللہ گزرے سبکو فیض بہ بیعتِ شہادت ہے بغیر بیعتِ شہادت کے اویسیت محال ہے۔ حضرت شاہ ابو العلا وغیرہ کو بفیض اویسیت ہدایتِ بیعت مرشد ہوئی لیکن ان بیعتِ شہادت کو ننگ جانکر بدعوی ثبوت آپکو اویسی جتاتے ہین یعنی مین فیضیاب بیعت سے نہین ہون بیواسطہ فلان بزرگ سے بفیض ہے حضرت لقمان سے دریافت کیا آپکو حکمت کیونکر حاصل ہوئی فرمایا احمقون سے۔ حدیث صحیح مین محدثین سے ثابت ہے جو بلا بیعت کے مرادہ کافرون مین محشور ہوگا اور صوفیہ مین حدیثاً ثابت ہے جسکا شیخ نہین اُسکا شیخ شیطان ہے۔ خبیثون کو جہالت مین کیا سوجھی ہے اگر یہ بات درست ہوتی تو حضرت محبوب سبحانی و شیخ شہاب الدین سہروردی و خواجہ نقشبند و خواجہ بزرگ اجمیری اویس ہوتے بزرگان سابق کے ملفوظات مین جہلا نے فخریہ اویسیت کو زیادہ کیا اب ہر شخص مدعی ہوگیا۔ بشارت۔ آنحضرت صلعم کو جو بنابر بیعت وغیرہ ہوئی ہے اُسکو بھی اویسیت کہتے ہین جیسے وصیت کو نعمت اور جو اویسیت حقیقی ہے وہ اور ہے

کتاب الاشغال

ذکر اور شغل جو واحد ہوتے تو جدا جدا تحریر نہ ہوتے اور بعد ذکر کے ترقیاً اشغال قلمی نہ ہوتے اور جو جو متبادل ذکر اور شغل مین تحریر ہین اگر انپر نظر کیجاوے تو بعض ذکر شغل مین داخل ہوتے ہین اور بعض شغل ذکر مین ملجاتے ہین اور مورکھ سمجھانے کی بات ہی جدا ہے۔ علاوہ ازین شغل آفتاب و مہتاب و عناصر اربعہ ہ

۵ خاک وباد وآب وآتش مردہ اند ÷ با من و تو لیک با حق زندہ اند ÷ شغل سراج دسیت وغیرہ بھی زبانی
مین ایک شغل آفتاب اس کتاب مین بھی ہے مگر طریقہ شغل کا شغل آفتاب اور ہے جسکے تین طور تحریر عا
مین دیکھے اور ایک طریقہ حضرت مرشدنا سے پہونچا ہے اور شغل میت مین اسقدر دیکھا کہ اکیس روز روح
آسمان پر رہی اور جسم زمین پر جب روح قالب مین آئی جسم کی تروتازگی مین بھی کچھ تفاوت نہین ہوا۔
منید برآن یاد کرنا موت کا یہ نہین ہے یا موت یا موت فافہم ÷

شغل آئینہ

باب اول اشغال جلی مین شغل آئینہ

۔ مشائخان چشتیہ آئینہ کو روبرو رکھکر اپنی
صورت کو عینِ حق تصور کرتے ہین اور جسطرح اُسکے عکس کی حرکت وسکون اسکی وجہ سے جانتے ہین
اسیطرح اپنی حرکت وسکون کو بوجہ حق کے **ف** بہت کچھ لکھا ہے مگر بیان مین نہین آتا ہے اور
قادریہ عمل انا فتحنا اور سہروردیہ باسلحہ اور نقشبندیہ بدعاء ماثورہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ
بَصَرِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّ لِسَانِيْ نُوْرًا اور زیادہ بھی منقول ہے

شغل آسمان

شغل آسمان بوقت اشراق
یا عصر دو ساعت دن چڑھے یا باقی رہے پشت بآفتاب کھڑا ہوکر اپنے سایہ کو دیکھے یہانتک کہ طویل
ہوتے ہوتے تا افق آسمان پہونچے اور آسمان کو شق کرکے بآسمان دویم تا ہفتم گزرے بقولہ تعالے
اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ نہ دیکھا تونے اپنے رب کی طرف کیسا دراز کیا سایہ کو اسوقت گم گشتہ
حقیقت انسانیہ پیوستہ ہوگا **ف** کیف مدّ الظل نشان اولیا است ÷ اور یقیناً بڑے اطمینان
معلوم کریگا کہ متصرفِ عالم وہی حقیقت ہے اور نشو ونمائے عالم اُسی سے ہے اور سب کچھ اُسیکا
ظہور ہے اور انسان کامل مانند شجر کے ہے شاغل اس شغل کا تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ ہوتا ہے
ف عرفاً مشہور ہے کہ عمل سایہ تسخیر ہمزاد کی اثر ہے یا کہ ہمذات کو دال مہملہ اور تائے فوقانیہ مین لب
ہے مگر ذال معجمہ اور زائے منقوطہ مین تو بدل نہین ہے باقی بحث طویل ہے مقدم صحت لفظی ہے
پھر معنوی - اہلِ حسد کہتے ہین اِسکے پاس عمل ہمزاد ہے کشف وکرامات نہین ہے جو امر دلیل ولی
ہے اُسکو حجت شیطانی با قرار دیا ہے - فرمایا آنحضرت م نے میرا ساتھی شیطان مسلمان ہوگیا ہے

شغل نصیرا محمودا

شغل نصیرا محمودا - شاغل کو اختیار ہے خواہ دونون آنکھین کھلی رکھے اور دونون نگہ سے بروبینی کو دیکھے
خواہ ایک چشم کو بند رکھے اور ایک سے دیکھے عام ہے کہ ایک ہی چشم سے برابر یہ عمل کرے خواہ گاہ
ایک آنکھ سے یہ عمل کرے گاہ دوسری آنکھ سے باری باری سے اور مختار ہے کہ تا کمر کے نیچے کو دیکھے

یا طاق ابرو کو دیکھے۔ الغرض پتلی کو پلٹ کرکے محل نظر کو دیکھے تا سیاہی غائب ہو کر سفیدی ظاہر ہو پھر یہان تک اس شغل کو کرے کہ جمعیت خاطر حاصل ہو اور خطرہ بندی عمل مین آوے **ف** جو مشغلہ ساتھ پہ بینی کے ہوگا تو نام شغل نصیرا ہوگا اور جو طاق ابرو ہوگا تو نام شغل محمودہ ہوگا تل اوٹ پہاڑ یہ مشغلہ ہے **شغل نفی فی نفی** ہر شئے منظورہ اور متصورہ مین عین حق کو تصور کرے **شغل اثبات فی اثبات** ہر شئے منظورہ اور متصورہ مین وہی واحد متصور ہو نفی عین اثبات اُسکا ہے بجانب ہر شئے منظورہ چشم بستہ کرے یہ نیستی اُسی شئے کی ہے پھر چشم کو بخود کھولے اور نظر نفکر کرے اسی سبب سے کہ تمام اشیاء نے انسان سے ظہور کیا ہے اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ انسان بھید ہمارا ہے اور بھید ہم ہین **باب دویم اشغال خفی مین شغل اسم جامع** اول بطریق تصور و معنی اپنے کو برزخ صغرا و کبرا قرار دیلے اور وہ ذات کہ جامع غیب و شہادت مطلق ہے اُسکو بھی اپنے پر ثابت کرے اور چشم کو واکرکے بطرف موجودات دیکھکر مرتبۂ جمع کو دلمین تصور کرے اور مرتبۂ جمع وہی ہے اپنے کو سب اشیا مین دیکھے کہ یہ جامع تمام اشیا مین ظاہر ہے پھر چشم سے ملاحظہ جمع کرے اور جمع الجمع یہ ہے کہ جملہ اشیا کو اپنے وجود مین دیکھے **شغل خیال با خیال** جو خطرہ بباطن باطن شاغل ظہور کرے جانے کہ یہ خیال ہے اور منتظر وقت رہے کہ باطن یعنی رب الارباب سے کیا ظہور ہوتا ہے اور کیا حکم جاری ہووے پھر جو حکم صادر ہووے معلوم کرے کہ یہ فرمان اُسکا ہے جو موافق شرع کے ہو عمل مین لاوے ورنہ بخیال بجالاوے اور معطل نہ چھوڑے **شغل عالم خفا** کاسہ سر انسان کے دو حصے ہین حصہ آخر جو بطرف موخر سر ہے معدن ظلمت ہے اور حصۂ اول جو پیش سر ہے مخزن انوار و عقل ہے اور درمیان دونون کے حد فاصل ہے جسمین ایک روزن ہے بوقت آغاز نوم کے جب اس روزن پر ابر رقیق آتا ہے غفلت اور بیخودی شروع ہوتی ہے اور جب آنکھون پر اس غفلت کا اثر ہوتا ہے خواب غلبہ کرتا ہے پھر گوش و زبان معطل ہوتے ہین اور آدمی بیہوش ہو جاتا ہے اسکو خواب کہتے ہین سو شاغل کو چاہئے کہ اپنے فکر کو اُس سوراخ پر پہونچاوے اور متفکر رہے تا کہ خواب غلبہ نکرے اور تمام مغیبات مثل ارواح و ملائکہ اور ماہیت عالم صغیر و کبیر کے اُسپر منکشف ہونگے **شغل عین** جب شاغل فانی تصور کرے چشم کو کھلا رکھے اور جو نظر آوے اُسکو فانی جانے اور جب باقی تصور کرے چشم بند کرے اور ہستی مطلق تصور کرے **کنز الاسرار** اول اپنے کو حق تصور کرے بلکہ عین جانے پھر اُنکو ہر ایک صفت سے

شغل نفی فی نفی

شغل اثبات فی اثبات

خیال با خیال

عالم خفا

شغل عین

کنز الاسرار

موصوف کرے اسطور پر کہ حق مالک الملک ہے عالم غیب وشہادت مین از روے سر وعلانیہ یعنی جانتا ہے
غیب کو سر سے اور معرا ہے غیب سے اور منزہ ہے شہادت سے ایسا قدم جو دایم وقایم حاضر وناظر و
شاہد ہے پس جسطرح کہ یہ صفات بذاتِ باری قدیم ہین علی ہذا سالک مین بھی ہے اسلئے کہ وہ حق
شغل مبدأ و معاد
منزہ بصورت خلق کے مشابہ ہے **شغل مبدأ و معاد** مبدأ اُسی ذات کو تصور کرے نزول یہ ہے
کنفات کے وجود احدیت مین شیون اور وحدت وصفات واصوات اسما اور اعیان ثابتہ ارواح
وعقول ونفوس مجردہ مین بمرتبہ مثال وخیال ایک نام پایا ہے اور اُسی ذات نے بمرتبہ شیون
ظہور کیا ہے اور معاد یہ ہے کہ عروج کرے یعنی جو چیز بشہادت نظر بمراتب شبہ تنہا نظر آتی ہین جیسا
کہ مبدأ مین کہا گیا ویسے عروج ہے کیونکہ عکس نزول ہے بمرتبہ اصل کہ مبدأ ہے عروجًا یہجاوے
شغل مرشد
یعنی یہ ذات وہی ذات ہے **شغل مرشد** چشم بستہ تصور مرشد کو یہانتک کرے کہ عین مرشد
ہو جاوے اور جو قول وفعل اِس سے سرزد ہو اُسکو بطرف مرشد کے نسبت کرے اور اپنے شعور سے
علیحدہ ہو کر مطلق شعور مرشد کو باقی رکھے **شغل مصطلحہ** اصطلاحات نقشبندیہ کے جو مشہور ہین
رسائل نقشبندیہ مین مفصل مرقوم ہین اُن اصطلاحات کو بھی داخل شغل کیا ہے مثلاً شغل خلوت در
انجمن یہ ہے کہ خلا وملا مین حق کو حاضر بحضور خود اور ناظر بہ منظر خود اور شاہد بشہود خود اور موجود
بوجود خود اور ظاہر بظہور خود ہے جانکر دائم مشغول بحق رہے الّا کوئی اُسکے حال سے خبردار نہ ہو
اور شغل ہوش در دم یہ ہے کہ ہر دم بیادِ حضور حق ہو اور ہرگز غافل نہ ہو علی ہذا نظر بر قدم وسفر
شغل ہفت پیکر
در وطن وغیرہ **شغل ہفت پیکر** شاغل کو چاہیے کہ اپنے حال کا طالب ہو دوسرے سے یہ بات
نہ ہو گی غور کرے کہ زاغ اور باز نے ایک آشیانہ جلال وجمال سے پرواز کرکے ہی ہمراز ہوے یا
نہین یعنی باز کی صفت کو زاغ نے قبول کیا یا نہین اور بزنگِ اصلی کہ وہ بیرنگی ہے راہ پائی یا نہین۔
جب یہ مقام حاصل ہو صفتِ عشق کو نگاہ رکھے اسواسطے عشق ایک راز ہے جو کہ بے رازون کو
محرم راز کرتا ہے اور محرم رازون کو راز سے خارج۔ جو طالب اسرار ہونا چاہے اور ماہیت شہود کی کہ
وہ روح الامین ہین حاصل کرے اور دامن اپنی ہستی کا پکڑے اور آپکو روحانیت مین نظارہ کرے
تاکہ ظاہر اور باطن اُسکا ایک ہو اور سر وعلانیہ کو از روے شہود وجود ہفت پیکر کو ایک نظارہ کرے
اور غیر نظر نہ آوے ٭

باب سویم اشغال خاندانیہ مین **شغل قادریہ** شب جمعہ سے تا شب شنبہ بہ
مساعدت وقت چند یا کل اسمائے مفصلہ ذیل کو موافق اجازت مرشد کے شغل کرے اسماء دوازدہ گانہ
یا کہ ہفت نام صفات قدیمہ کے ہین باقی یہ پانچ نام ہین دائم قائم حاضر ناظر شاہد خواہ صرف سلہ سماکے
سمیع و بصیر و علیم کو شغل کرے اور حسب استعداد کے حبس دم کرے اور ضرب اسم ضرب کی قلب پر
یا پیشانی پر دیوے اور جبکہ لفظ شاہد پر آوے اندیشہ کرے اپنا اور آپکو خطرہ مین لاوے کہ مین شاہد ہون
اور وقت ضرب زمین کی طرف خوب مائل ہووے اور نہایت اس شغل کی یہ ہے کہ بارہ اسماء کو ایک
دم مین پانسو مرتبے پورا کرے **شغل چشتیہ** شب شنبہ سے شب یکشنبہ تک بمساعدت وقت توجہ
تمام اہر سوائی ملاء اعلیٰ اسم ذات کو دلپر طلائی قرار دیکر بہ تشدید تصور کرے اور بصورت مرشد خیال
کرے جب یہ تصور پختہ ہو جاوے اپنی صورت مرشد مین جو خیال کرے مع تشدید مستغرق و متصور صورت
جمیلہ آنحضرت کو طلب کرے بفضلہ تعالیٰ وہی صورت مرشد کی یہ جمال باکمال آنحضرت صلعم منور ہوگی
ہرگاہ جمال باکمال بہ تشدید راسخ ہو گیا اسمین لقاء اللہ کو طلب کرے اور بہ تجلی کامیاب ہو ✦✦
شغل سہروردیہ شب دوشنبہ سے تا شب سہ شنبہ بمساعدت وقت لفظ اللہ کو خیال مین لاکر
بغیر حرف کے دم بینی سے بدم برآمد اللہ و در آمد دم مین ھو کو کہ تتمہ اللہ ہے دل مین پورا کرے اور
نرم ہو کر آرام پکڑے اور خودی کو محو کر دے اور خدا کو ثابت کرے اور ہر در آمد و برآمد مین اللہ ھو
کو تصور کرے **شغل فردوسیہ شطاریہ** مین شب سہ شنبہ سے تا شب چہارشنبہ شغل آفتاب
کرے یعنی یَا سَمِیْعُ وَ بَصِیْرُ وَ عَلِیْمُ کو اسطرح پر شغل کرے کہ لفظ اللہ کو زبان سے بحبس دم
جاری کرکے بلاخطہ اسما کا دلسے کرے **شغل مداریہ** شب چہارشنبہ سے تا شب پنجشنبہ کلمہ ھو
کو بدم زیر ناف سے بالا تر اسطرح کھینچے کہ نیچے کو نہ جاوے اور اوپر کو تارک سر تک پہونچے
جب بیتاب ہو آہستہ سے چھوڑے پھر شروع کرے **شغل نقشبندیہ** شب پنجشنبہ سے تا شب
جمعہ بمساعدت وقت لفظ اللہ کو بہ رنگ طلا دلپر نقش کرے باین حدکہ بجز تصور نقش اللہ کے نظر سالک
مین کوئی شئے بجز نقش کے نہ رہے اور نقش اسم ذات بشکل سات عین ذات ہو جاوے باقی حاصلات
کا حال کرنے سے معلوم ہوگا **اخبار برآثار** اشغال مقطعات قرآنیہ و حروف توریہ وغیرہ کتابون
بھری ہین مگر یہ اشغال ایسے ہین جیسے مستعد ہر ایک کتاب کو دیکھ لیتا ہے سبقاً سبقاً نہین پڑھتا

شغل چشتیہ

شغل سہروردیہ

شغل فردوسیہ شطاریہ

شغل مداریہ

شغل نقشبندیہ

اخبار برآثار

شغل گنج اسرار

اعظم ترین اشغال یہ ہے شغل گنج اسرار حمعسق حم عبارت ہے حق مطلق سے کہ جمیع تعینات سے معرا ہے اور (عین) عبارت ہے عشق سے جو کہ سر قدیم ہے یعنی اُس سے جو کہ بذات قدیم تھا اور بسبب تنہائی جوش مین ایا اور کنتُ کنزاً فرمایا۔ اور (سین) اشارہ ہے طرف اسکےاُن ذاتون سے کہ جو عاشق ہر و سے ظہور ظاہر آنے خلق کو برائے عرفان خود پیدا کیا ہے (ق) عبارت ہے اس کہ حق مطلق نے بصورت عاشق و معشوق ظہور کیا اور تمام تجلیات متجلی ہوئین جب معنی حمعسق کے جان لئے پس بچشم البصیرت روح مطلق اپنی کو تصور کرے اور سر رشتہ قدیم کو کہ باطن مین ہے جوش مارے اور ذات منتہا ے لامکان مین عود کرے اور معشوق قدیم رخ سے نقاب دور کرے اور بناز و کرشمہ میں آوے اور اس حالت مین ذوق شوق دکھاوے اور خودی سے بدر آوے (ایضاً) اس شغل کو شطاریہ یون کرتے ہین اول جمیع حواس کو مجتمع کرکے فکر اُس حقیقت کا کہ جو منزہ ہے تعینات سے تفکر کرے اور اسم (ہوالباطن) کو بدل تصور کرے زان بعد مرتبۂ ہویت سے نزول کرکے بمرتبۂ واجب آوے اور اسم اعظم کو معدہ سے بحبس دم کھینچے اور مقعد کو بالا کی طرف کھینچے اور صحت مرشد کی رکھے جب حبس تمام ہو پھر اُسی حقیقت منزہ تعینات کو بدل تصور کرے اور سیر عالم کی کرے بعدہ دم محبوسہ کو معدہ سے آہستہ آہستہ چھوڑے پھر اسی طرح شروع کرے اسی پر خوب مداومت اور ملازمت کرے جبکہ اسم اعظم ایک دم مین تین سو بار پورا ہو جاوے اسم اعظم کو متصف بصفات نود و نہ نام کرے اور ضرب دل پر دیوے تاکہ آثار روشن ہون جبکہ شغل سے فارغ ہو اُسی حقیقت کو ملحوظ رکھے تاکہ دل پر متجلی ہو اسوقت جان لیگا کہ تمام عالم اِسی حقیقت کے ساتھ قائم ہے اور وہی سب اشیا مین ہے بلکہ سب وہی ہے اور وہی سب اشیا مین ہے اور سب سے مبرا ہے

کتاب الفکر

رکتاب الفکر

قطع نظر اس بحث سے نہ نزدیک فقہا کے ذکر فکر پر راجح ہے کیونکہ آنحضرت نے پہلے ذکر فرمایا اور بعدہ فکر فرمایا اور نزدیک صوفیون کے فکر بر ذکر راجح ہے اسلئے کہ ذکر صفت حق ہے اور صفت حق اتم ہے **ف** مشہور ہے **ﮧ** کارساز ما بفکر کار ما ÷ فکر ما در کار ما آزار ما ÷ فکر کیا صفت حق نہین ہے۔ ذکر صفت اول اور فکر صفت آخر ہے جیسا سنت آنحضرت ؐ سے ثابت اور ظاہر ہے کل صوفیہ بعد ذکر و شغل کے فکر کو لکھتے ہین جو صریح دلیل ترقی ہے علاوہ ازین دعوی مجہول مسموع

نہین ہوتا ہے کونسا ذکر اور کونسا فکر فریقین کے دعوی ظاہر مجہول ہین ذکر لسانی لقلقہ اور ذکر قلبی دغدغہ
ہے کیا یہ ذکر صفت حق سے اور علی ہذا فکر رفع لذائذ و رفع ملذذات صفت حق ہے جو دعوی مسموع ہی
نہین محتاج دلیل نہین اور دعوی بے دلیل باطل ہے اس بحث کا عدم وجود ہی برابر ہے مزید برآن
ذکر فکر واحد ہین بنظر منطوق ذکر و مفہوم فکر **الغرض** تفکر انسانیہ مین یہ خاصیت ہے کہ جسطرف متوجہ
ہوتا ہے وہی ہو جاتا ہے اور متصورہ و متفکرہ دونون ایک ہو جاتے ہین پس اسی غرض سے یہ
خاصیت آدمی کو دی گئی ہے کہ براہ تصور و تفکر فانی ہو **ع** تو مباش اصلا کمال این است بس
گم شوی در وے وصال این است بس **مقصود** فکر سے یہ ہے کہ تفکر حق و باطل کرے یعنی جو کچھ
زمین و آسمان مین ظاہر ہے سب باطنا حق ہے وہی ہے اس تفکر کی محافظت سے وہی حقیقت طاری
ہوتی ہے جو کہ کاشف حق الامر ہے۔ نقلاً ثابت ہے کہ فکر ایک ساعت کا بہتر ہے عبادت جن و بشر
ایک سالہ سے اور عقلاً ظاہر ہے ایک دم باخبر بہتر ہے عمر بے خبر سے بلکہ دم خبیر کو بعمر غفلت موازنہ کرنا
سخت غلطی ہے شئ کا لاشئے سے کیا وزن **خلاصہ افکار** خلاصہ تفکرات کا یہ ہے کہ تعلقات
اور لذائذ و آرزوؤن کو دلسے دور کرے اور واصل حق ہو اور یہ بات اسوقت حاصل ہوتی ہے کہ
علی الدوام اسی فکر مین رہے کہ مین کون ہون اور عالم کیا ہے اور وہ کون ہے اور یہ کون ہے علی ہذا
جس فکر مین رہے و اسی مین رہے دنیادار اپنے دنیا کے خیال مین محو و فنا رہتا ہے دنیدار بخیال
دین ڈوبا رہتا ہے ترجیح بعض امور محویت کو ضرور ہے **باعتبار اول** تفکرات کی چار قسم ہین **خذلانیہ**
سالک سے اداے حقوق ہر ذی حق عام ہے حقوق العباد و حقوق اللہ سے جو قصور ہوا ہو یا بہ معاصی فتور
اسمین خوب تفکر کرے **نقصانیہ** اللہ تعالی نے ساتھ اسکے احسان کئے اور اسنے بہ مقابلہ اسکے شکر نہین
کیا لہذا شکر مین ناقص اور قصوروار ہے اور اداے شکر واجب ہے **غیبانیہ** تفکر ان امور مین جو کہ سابقہ
ازلیہ مین **مثلاً** جف القلم جو لکھدیا وہی ہوگا اور سعید و شقی جو ہونا تھا ازل مین ہو چکا **ف** احادیث
صحیحہ سے ثابت ہے اللہ تعالی روز ستر مرتبہ لوح محفوظ کو ملاحظہ فرماتا ہے جو چاہتا ہے پھر لکھتا ہے
اور جو چاہتا ہے مٹاتا ہے۔ اور عقائد مین تقدیر معلق و تقدیر مبرم ثابت ہے
یہ مسئلہ متعلق فکر ہے نہ ذکر کا قال یہ حال ہے مثلاً سنگ جب تک سنگ ہے سنگ ہی ہے جب گوہر ہے
گوہر ہی ہے اکسیر سے رانگ چاندی ہو جاتی ہے **نعائیہ** صنائع اور بدائع ملکوت و ملک مین تفکر کرے

خلاصہ افکار

اقسام تفکر باعتبار اول - خذلانیہ - نقصانیہ - غیبانیہ

نعائیہ

له ستیلائے عظمت کبریائے حق جل جلالہ اسیر ہوا اور کیفیت خوف و رجا کی بوعدہ وعید حاصل ہو باعث
آخر تفکرات کی پانچ قسم ہین فی آیات اللّٰہ جنسے توحید و یقین حاصل ہوتا ہے فی نعمۃ اللّٰہ
جس نسے سکر و محبت پیدا ہے فی وعید اللّٰہ جس سے عبرت پیدا ہوتی ہے فی وعد اللّٰہ جس سے
رغبت و طاعت پیدا ہوتی ہے فی تقصیرات یعنی تقصیر النفس و طاعت مین فکر کرے باوصف وفور
احسان کے یہ یہ قصور کئے یہ تفکر پیدا کرتا ہے حیا اور ندامت کو +

باب اول تفکرات واحدیت قسم اول مفصلہا تفکر قالبیہ

یہ فکر کرے کہ جسم میرا گوشت اور پوست اور شحم و ثمین وغیرہ ہے اور مین لطیف و مقدس عین علم و معرفت ہون مجھ سے اور قالب سے کیا نسبت ہے اور کونسی شئے نسبت رکھتی ہے بس لفس کو جان اور شناخت کر تا کہ بطون بکھلین ع گر نبودے ذات حق اندر وجود + آب و گل را کے ملک کردے سجود + ف جب خدا پر شیطان معترض ہے اہل اللّٰہ پر کیون شیاطین معترض نہ ہون صرف کوتہ نظری و بے علمی و نافہمی ہے تفکر جسمانیہ اپنے کو قالب سے مبرا تصور کرے اسلئے کہ ذات بسبب علاقہ جسمانیہ کے مسمی بروح ہے جو یہ نسبت و علاقہ رفع ہو تو معلوم ہو کہ مسمّٰی روح اللّٰہ تعالی ہے اور روح صاحب روح واحد ہین اور قرب و بُعد باعتبار فہم اور دریافت کے ہے جو اپنی ذات کو غیر حق ملاحظہ کرے وہ حق سے بعید ہے اور جو غیریت کو اُٹھا دے وہ قریب بلکہ عین ہے جو نفس اپنے کو محدود اور متعین جانے ممکن ہے اور جو حقیقت اپنے کو ملاحظہ کرے واجب الوجود ہے انسان بسبب تعین کے عبد ہے جب تعین نرہا ویسا ہی ہے جیسا کہ تھا ف نمرود و فرعون وغیرہ کا یہی قال تھا جسکو کروڑون نے قبول کیا جہان تک اُنکی حکومت تھی یہی ایمان تھا ذات مطلق مقید بمظہر اتم رب ہے وہ خدا فرعون ہے اُسی کی پرستش حق پرستی ہے موجود یہ ہے لاکھون نے سجدہ کیا اگر ملحد نے سو دو سو احمقون مین آپکو خدا بنا لیا تو فرعون سے تو نتزل ہی مین رہا خدا ہے تو خدا کی طرح سارے جہان کو خدائی کا قائل کرے ورنہ چپ رہے جس نے یہ کہا وہ ملحد ہوا اور جس نے جانا چپ رہا جو النادر کالمعدوم جذب مین زبانپر دو ایک کے آیا تو جذب مین نہ سلوک مین اور ثبوت دیدیا تیر و تبر نے اُسوقت اُنپر اثر نہ کیا - ملحد سلوک مین کہتا ہے اُسوقت اُسکے سوئی چبھوئے سب اتحاد کھل جاے تفکر وجودیہ طالب ہمیشہ آپکو بایں صفت ملاحظہ کرے کہ مین الطف ہون اور لطافت میری بلا کیف و کم کے ہے زندہ دائم و قائم و عالم ہون مجھ مین اور قالب مین

باب تفکرات و احدیت فکر قالبیہ

تفکر جسمانیہ

تفکر وجودیہ

کچھ نسبت نہین ہے الا وہی علاقہ ہے جو کہ لابس اور ملبوس مین ہے مین قائم بذات ہون نہ تقالب
مجھکو نہ انفعال ہے نہ زوال نہ حرکت ہے نہ سکون ہمیشہ برقرار ہون مجھکو کسی پر اعتماد نہین ہے
نہ کسی سے خوف وامید ہے نہ مجھے تغیر ہے نہ تبدیل نہ میری ابتدا ہے نہ انتہا اور ماسوائی سے مین
مستغنی ہون اور ہر عیب ونقصان سے منزہ مجھکو نہ کسی سے اختلاط ہے نہ آمیزش مین ہی زمین
آسمان مین موجود ہون غیر میرا موجود نہین ہے - موحد پر ایسی حالت طاری ہوتی ہے جو کہ نقل کو
اصل کردیتی ہے اور خیال محال کو عین کمال - یہ بات بلا وسیلہ تحقیقی وعشق نصیب نہین ہوتی حال
قال مین نہین آتا ہے امر صدق بدو کاذب پیدا ہے جو جانتا ہے وہ کہتا نہین اور جو کہتا ہے وہ
جانتا نہین - قال ملحد حال ملحد کا گواہ ہے **تفکر شخصیہ** مین دریائے علم معرفت ہون تمام ارواحین اور
اجسام مانند امواج وحباب کے ہین جو مجھ سے پیدا اور مجھ ہی مین ناپیدا ہین جب مین موجزن ہوتا
ہون عالم ظاہر ہوتا ہے بعدہ فانی - مجھکو وجود وعدم عالم سے تغیر نہین نہ کمی نہ بیشی نہ وجود عالم سے
مجھ مین کمی بیشی - جب اس قال کا حال نصیب ہوتا ہے فانی جاروب باقی قہار ہوتا ہے یہی فنا
ہے بعدہ وجود کیف فانی بلطف باقی مبدل ہوتا ہے پھر فنا اسکو نصیب نہین ہوتی ع ہرگز نمیرد
آنکہ دلش زندہ شد بعشق + ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما + **تفکر کالبدیہ** خلاصہ عالم انسان ہے
اگر کوئی ہزار حج کرے اور شب وروز مصروف صوم وصلوۃ رہے یا مشغول درس وتدریس علوم
ظاہریہ علما وفقرا ظاہر ہے کہ تمام محنت اسکی صرف معرفت کو تھی جب معرفت کو حاصل نہ کیا تا حق
عمر تلف کی جس کام کے ساتھ آغاز کیا ہے بخلاف اسکے انجام کیا - خود زہر قاتل اور سم ہلاہل کھایا
زندگی کا مزا پایا نہ موت کا - خسر الدنیا والآخرہ - باین ریش وفش امر دین سے دنیا کو تحصیل کیا شیر کا
چہرہ دکھا کر گربہ کا کام کیا دلمین انصاف کر **ف** حاصل کلام یہ ہے کہ ہر دم اپنے ہی فکر مین رہے
یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اسکے نفس پر تجلی کرے جسکی وجہ سے جو علم ہے وہ اسکو معلوم ہوجاوے - عیان را
چہ بیان - انسان مین تین چیز ہین - جسم کہ وہ صورت ہے اسکی ارواح کہ یہ معنی ہے اسکا اور سر کہ وہ
روح الروح ہے - جبکہ صورت بہ تقاضائے صورت کہ بشریت وشہوت ہے غلبہ کرے اور روح اسکی
صورت سے رسوم (نقوش) وعادت ظاہری کو اکتساب کرتی ہے اور مقید بقید صورت ہوتی ہے اور
اطلاق سے خارج اور اوج روحانیت سے بہ حضیض صورت آتی ہے قید خانۂ طبیعت وعادت مین

تفکر شخصیہ

تفکر کالبدیہ

نوم ۱۱

پڑتی ہے قولہ تعالیٰ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ اور جو بفحوائے روح ذکر دوام و فکر تمام و تقلیل نام و کلام و قیام
و طعام مین ہے تو صورت انسانیہ یعنی جسم لطیف روحی حاصل کرتی ہے پھر یہی جسم باقی برقرار اور ہوا پر پرواز
کرتا ہے اور در و دیوار اسکی دید کو مانع نہین ہوتے اور بُعد و مسافت شہر و دیار کچھ نہین رہتا اور قید اجسام
سے خروج کرکے بعالم ارواح جاتا ہے قولہ تعالیٰ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ اور ترقی کی تو غالب آئین
صفات دوام شہود حق - قولہ تعالیٰ وَرَفَعْنَاہُ مَکَانًا عَلِیًّا فافہم (قسم دویم) مین تفکر ناسوتیہ

تفکر ناسوتیہ

یہ تفکر بعالم ناسوت نفسانی ہے اور تجلی اسکی برنگ تیرہ ہے **ف** لطائف مین رنگ لطیفہ نفس نیلگون
یعنی برنگ آبی بہت ہلکا نیلا صاف و شفاف ہے اور برنگ کاجل سیاہ و تیرہ رنگ لطیفہ خفی ہے تحقیق
ضرور ہے **تفکر ملکوتیہ** جو کہ بعالم ملکوت روحی ہے **ف** روح کا رنگ بعض کے نزدیک زرد اور اکثر

تفکر ملکوتیہ

کے نزدیک سرخ یاقوتی ہے **تفکر جبروتیہ** جو بعالم جبروت ہے یہان تجلی خبر خلق الآدم علی صورتہ ظہور

تفکر جبروتیہ

کرتی ہے زبان کو لوح محفوظ جانئے کیونکہ ظہور وحی اور مقام تجلی و مقام حضرت جبرئیل ہے اور بینی محل نفخ و مقام
تجلی حضرت اسرافیل - اور چشم محل عرفان و مقام تجلی حضرت میکائیل اور گوش محل سماع و وحی و ہاتف و
مقام تجلی حضرت عزرائیل اور حاجبین یعنی طاق ابرو محل قاب قوسین او ادنیٰ اور مقام محمود و معراج اور
بروے خبر ثابت ہے کہ کل اشیاء کو پیدا کیا تیرے واسطے اور تجھ کو پیدا کیا اپنے واسطے بہرحال حمد مین ہے
تفکر لاہوتیہ یہ ہے سید الافکار اسم اللہ ہے تاکہ یہ مرتبہ دل کے پہونچے تجلی برنگ سفید ظہور

تفکر لاہوتیہ

کرے گی اور جب بمرتبہ حقی پہونچیگا وہی تجلی مثل آئینہ مصقل کے ظاہر ہوگی جو اس مرتبہ مین فانی ہو بحضرت
لَیْسَ کَمِثْلِہٖ باقی ہوا یہ جگہ حصول معرفت ہے اور مقام حضور دائمی و اصل وصل +

باب دوم تفکرات وحدت مین - تفکر عرفان

تفکر عرفان

تفکر عرفان معرفت حجاب ہے درمیان
عارف و معروف کے جہان یہ حجاب دور ہوا مقصود جلوہ گر ہوا یعنی مطلوب بلا حجاب اور مقصود بلا نقاب
ظاہر ہوا اسیکو کمال کہتے ہین جسکو یہ کمال حاصل ہوا وہ انسان ہے ورنہ بدتر از حیوان ہے - یہ
معنی ہین اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَکْبَرِ کے فافہم **تفکر دراکہ** مدرک تمام اشیاء بروے ظاہر و باطن حق

تفکر دراکہ

ہے جب کسی شئے کو دیکھے ملاحظہ کرے کہ مبصر و مبصور حق ہی حق ہے نہ مین اسیطرح جب کوئی بات
سنے جانے کہ سامع اور مسموع وہی ہے - الغرض اپنی طرف کسی شئے کی نسبت نہ کرے اور نہ اپنی
طرف نسبت کو آنے دے تاکہ حجاب دوری دور ہو **تفکر تعین** نسبت تعینات کی بذات حق تعالیٰ

تفکر تعین

مانند موج کے مدریا ہے ذات دریا اور عارف موج ہے عارفین موج اور دریا مین فرق نہین کرتے اور
جاہل تفرقہ کرتے ہین اور دونون کو جدا جدا جانتے ہین اسم دو ہین اصل ایک ہے ۵ حبابم بر سر آیم
زبدیا دم چہ می پرسی + ہوا در سر دارم دل ویرانہ آبادم + ہمیشہ متفکر رہے کہ عالم اور حق مین مغائرت
اسمی ہے نہ ذاتی - عالم باعتبار تعین اور تشخص کے ممکن ہے اور باعتبار ماہیت اور حقیقت کے واجب

تفکر روح

ہے **تفکر روح** یہ وہم کہ یہ وجود خلطیہ جب نرہیگا روح طیران کریگی روح کسی مکان سے آتی نہ جائیگی
ایک آن کو فانی نہین ہوتی دائما باقی ہے مثلاً خُم ہوا سے بھرا ہے جب وہ ٹوٹ گیا خُم ٹوٹ گیا نہ یہ کہ
ہوا نکل گئی - روح بلطافت خود محقق ہے اور ساتھ دوام خود کے باقی ہے وہ عین فرحت بخش ہے اور
دائم اوپر ایک قرار کے ہے بلا زوال ماضی وحال و استقبال **ف** جب تک بمرتبہ روحانیت نہین پہونچیگا
حقیقت نفس الامری کو نہین جانیگا جسقدر مبالغہ قیل وقال مین کریگا گمراہ ہوگا حال کو حاصل کرے
جو کچھ حال ہوگا خود ہی کھل جاویگا اور تصحیح قال کی بھی ہین ہو جاویگی اور حال کی بھی +

تفکر فقر

باب سوم تفکرات احدیت مین

- **تفکر فقر** دوست دشمن نیک و بد خوشی و رنج
ومدح وذم عطا وغیر عطا کو واحد جانے جب قیود سے فارغ ہو کر آزاد ہوگا اُسکے واسطے آزادی و فارغ البالی

تفکر نفس

ابدالآباد ہے **تفکر نفس** اپنے نفس پر نظر کرے یہ تقرب و غیرت اُسیوقت ایک ذات کو محیط عالم پاویگا

تفکر خیال و تفکر محال

تفکر خیال عالم صورت وہمیہ ہے من و تو نار عظیم ہے دوری واجب سے ہے **تفکر محال** بجز حق کچھ نہین
ملاومت اس تفکر سے متفکر کو نیک و بد برابر ہونگے اور اُسکے قالب کو صفت روح کی نصیب ہووے **تفکر**

تفکر حال

حال جو حال عرفان کو پہونچا اُسکو عالم اور تعلقات عالم سے کچھ مفر نہین ہے حیات وممات دونون مساوی
ہین کوئی شئے اُسکو متغیر و متبدل نہین کرتی ہے **تفکر وحدت** عالم باین کثرت ظاہر ہے لباس حق

تفکر وحدت

ہے اور حق باطن مین بوحدت حقیقی صاحب لباس ہے تبدیل لباس ہر دم سے لابس مین خلل نہین

تفکر عین

آتا ہے **تفکر عین** فکر کرے کہ مین عالم ہون یا عین عالم اور عالم میرا عین ہے غیر میرا ہوا اور نہ ہوگا مین
ہی ہزار شکل ظاہر ہون باوجود اسکے پھر واحد ہون نہ تعدد ہے نہ تکثر نہ انفصال ہے نہ اتصال مثلاً اُسوقت
مین راقم بقلم و دوات و کاغذ چار مین بات ایک ہے حقیقتاً چار نہین گو چار ہی ہین فہم من فہم +

کتاب المراقبہ

مراقبہ درجہ چہارم لاہوت و معرفت ہے ذکر سے تا بمراقبہ اور مراقبہ بر تعلیم و تکمیل سبیل عام مفید ہے

اور دفعتاً مراقبہ کر دینا دلیل غریب ہے۔ اور خاص سے مراقبہ اقرب الطریق ہے اور مراقبہ یہ ہے کہ مراقب زیر نظر
حق ہے یا حق مدنظر مراقب ہے بعد ازمراقبہ کے توحید اجمالی بتاتے ہین کہا تفصیلی **لغت** مراقب رقبہ
سے ہے اور رقبہ کے معنی گردن کے ہین یعنی خم کرنا گردن کا اور معنی رقیب کے ہین یعنی پاسبان محبوب
و معشوق کے مراقبہ مین ظاہر گردن بھی جھکتی ہے اور باطناً پاسبانی بھی کیجاتی ہے کیا عمدہ لغت ہے
جو بظاہر گردن جھکا لی اور باطناً پاسبانی نہ کی مراقبہ حکمی ہوا نہ مراقبہ حقیقی اور جو باطناً پاسبان ہوا مراقب
حقیقی۔ گو بظاہر گردن نہ جھکاوے۔ یہ فقہ نہین ہے کہ مصلی حکمی ہونا مقدم ہے ظاہراً مراقب ہونا ضرور
نہین مراقبہ اسطور پر کرے کہ کوئی مطلع نہ ہو۔ ارباب ظاہر گردن خمیدہ کو مراقب جانتے ہین مراقبہ فرائض
شرعیہ سے نہین کہ بضرورہم اُسکو مراقب جانین تقویٰ تو اخفائے حال مین ہے نہ اظہار مین۔ امر مجبوری
جدی بات ہے پس مجبوری اُسیر ہے نہ ہم پر ہم کیون مراقب اُسکو جانین ہم بامر شرعی خود مجبور ہین کہ اُسکو
مراقب نہ مانین **وقت مراقبہ** جب قلب سالک منور ہوا اور نور خفی چمکے وقت مراقبہ ہے **ف**
نور ذکر خفی یا لطیفہ خفی یا پردۂ خفی مرشد ہون گے تو جانتے ہونگے بس نہم من فہم **طریقہ مراقبہ**
دم کو زیر ناف بند کرکے بجمیع ادراک بہ معنی مجرد و بسیط متوجہ ہوا اور جَدّ کرے تاکہ معانی الفاظ سے جدا ہون
اور جہد کرے تا دیگر معنی مزاحم نہون **ف** جد و جہد کے یہ معنی ہین اکثر کے اذہان خطا کرتے ہین۔
الحاصل ایسا مجاہد خبیر صاحب جد و جہد کمیاب ہے اور ایسا مجتہد مخبر جو ادراک بحیطا کرا دے نایاب ہے باقی
گرمیا زاری پیری و مریدی پیرزادگی ہے نہ امر الٰہی الغرض جب مجتہد مخبر دیکھے کہ مراقب کو ادراک خبری نہین
ہوتا اسکو مصروف دعا رکھے اور سبکو ادراک ہو وہ ایکدم حال نفس سے خالی نرہے تا خلل واقع نہ ہو۔
ف حال بشر دو حال سے خالی نہین یعنی خیر اور شر سے مراقب اپنے کو شر سے محفوظ رکھے اور خیر سے محظوظ
رکھے اور بالیقین جانے کہ اللہ تعالیٰ میری خیر اور شر کو دیکھ رہا ہے اور یہانتک نگہداشت کرے کہ وہ بات
اُس سے صادر نہ ہو کہ پہلی بھی نیکیان برباد جاوین **فوائد مراقبہ** مراقبہ سے شوق و محبت غلبہ
کرتے ہین اور ادراک سکون اور سکوت و سکون حاصل ہوتا ہے اور کلام اور کار دنیویہ سے نفرت
ہوتی ہے اور عزلیت بسوئے اللہ تعالیٰ وغیرہ نصیب ہوتی ہین بنا بریں علیہ مراقبون کے اقسام ہین
ہر ایک مراقبہ سے ایک فائدہ عظیم ہوتا ہے جسنے مراقبہ کو ساتھ کمال مراقبہ کے پہونچا یا وہ محسوسات و
معقولات مین باخبر ہوا اور دانائے عالم ملکوت مین داخل ہوا اسی دانائی کا نام عقل اور مقتضا ہے

وقت مراقبہ
طریقہ مراقبہ
فوائد مراقبہ

عقل دانائی ملکوت ہے یہ وہی نقل ہے گدھی کا نام ہو گیم حماقت کو عقل سمجھ لیا اور عقل کو حماقت فرض
کرلیا اب نصوص کا اُلٹا معاملہ ہوا تعریف عقل کی روایات حماقت پر اور تحقیر حماقت کی روایت عقل پر حائل
کردین۔ چور کے بھائی اُچکے۔ ہان مین ہان ملانے کو موجود ہو گئے جب عقل ملکوت حاصل ہوئی پھر
جبروت ہے تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ ہوا پھر لاہوت ہے ✤ **باب اول مراقبہ نامیون**
مین مراقبہ رابطہ جب قلب سالک منور ہے صورت عنصریہ شیخ کو دل مین راسخ کرے تاکہ اشیا
اسکا ظاہر ہو کر انہدام وجود کو نصیب ہوا اور پیر و مرید مین ایسا ربط ہونا چاہیئے کہ من جمیع الوجوہ موافقت
کامل اور دونون مین کچھ بھی مباینت اور مغائرت نرہے جو ذرا بھی غیریت ہوگی فیض نہ ہوگا۔ یاد رکھو
صورت شیخ مورث حضوری و شہود و فنا و ہستی علی الدوام ہے۔ اس نسبت کی جہانتک ممکن ہو حفاظت کرے
احیاناً جو کوئی دم خالی جاوے فوراً بر سر حفظ آوے اور ہمیشہ حضوری پیشہ رہے اور کار دنیویہ سے
بیکار ہو کر رابطہ کو نصب العین رکھے بلکہ جملہ اشیا کو ساتھ اُسکے قائم جانے اور سبھی تمام جملہ موجودات
کو اُسمین مشاہدہ کرے بعد یکہ خود کو بھی اُسمین دیکھے بلکہ اپنا اجزا جانے **مراقبہ جیب القمیص**
ہمہ وقت خود کو شیخ خیال کرے یہانتک کہ اپنے کو بالکل فراموش کر دے اور شیخ مین بیخود اور فنا ہو کر
اپنے کو شیخ جانے اور اس سے جو قول و فعل ہو اُسکو نسبت طرف مرشد کے کرے اور اپنے شعور سے درگزرے
مراقبہ کلید علم صورت متخیلہ شیخ کو حاضر جانکر راہ بے نہایت جانب اطلاق فرض کرے اور جانے
کہ شیخ ہمراہ ہے اور اُسکے ساتھ جاتا ہون یہانتک جاوے کہ راہ رہے نہ رہرو اور فنائے مطلق ظہور کرے
اور جب خطرہ آوے شیخ سے استمداد لیوے اور مطلوب حقیقی کو پہونچے **مراقبہ عظیم** مرشد کو اُسی نہج پر تصور
کرے کہ خودی سے بیخود ہو جاوے اور صورت وجودی برزخی کو کہ جہت سفل ہے نظر سے ساقط ہو جاوے
اور صورت شہودی و حضوری کہ جانب اعلیٰ ہے باقی رہے **مراقبہ حقائق الاشیا** جو یہ چاہے کہ حقیقت
اشیا کی مجھ پر ظاہر ہو مراقبہ هُوَ الْاَوَّلُ هُوَ الْاٰخِرُ هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ کرے اور تمام موجودات
کو حق سے خالی نہ دیکھے ✤
باب دویم مراقبات ثلاثہ مین۔ مراقبہ اولیٰ بطورے معدہ اکثر اعمال بعد ذکر کے
کہ سرمایہ گرمی و نور ہے فکر مراقبہ رکھے تا دل پر نور مین سوائے حسن دلدار کے دونون جہان سے کچھ باقی نرہے
اور جب بمشاہدہ اُس شہود کے عادی ہو بدار الفناد ورا زفنا معدوم ہو کر نمود بے نمود مین نابود ہو۔ بجز کشش

مراقبہ رابطہ
مراقبہ جیب القمیص
مراقبہ کلید علم
مراقبہ عظیم
مراقبہ حقائق الاشیا
مراقبہ اولیٰ

عشق کے وہان کوئی نہین پہونچتا ہے جسکو ساقی محبت نے جرعۂ عشق پلایا اُسکو نشہ حیرت سے بیخود کرکے
خودمین کھینچا پھر اُسپر کچھ خوف ہے نہ حزن زوال کمال ایمان ہے مراقبہ وسطی بصفت وحدت
موصوف اور بوصف لَيْسَ كَمِثْلِهٖ آپکو متصف کرے اور اطلاق اس صفت کا مطلق اور مقید مین برابر دیکھے

مراقبہ وسطی

ف جملہ اشیا چون ظہور واحد یکتا بود ٭ ہر یکے در ذات خود یکتا وبے ہمتا بود ٭ مراقب کو چاہیے کہ
بمراتب ثلاثہ احدیت وحدت واحدیت کہ جمع جامع ہین جمیع مراتب کونیہ والاہیہ کو سر بجیب تفکر لیجاکر
تصور مراتب ثلاثہ کا اپنے مین کرے کیونکہ انسان بروے خبر خلق الآدم علی صورتہ نمونہ مراتب
ثلاثہ ہے ف نعاس حالت ثلاثہ متوسطہ مابین خواب وبیداری کے ہے اور مقدمہ دو نسبت ہے یعنی
خواب وبیداری کے دیکھو باعتبار غلبہ بطون کے خواب جسطرح نمونہ احدیت ہے اسیطرح بیداری نمونہ واحدیت
ہے اور نعاس وغنودگی نمونہ وحدت ہے۔ بیداری کو بواحدیت اسواسطے تعبیر کیا کہ واحدیت منشاء جمیع
اسما وصفات ونسبت واضافت ہے اسیطرح انسان بیداری مین مصدر افعال وحرکات ہے اور جامع
جمیع نسبت واضافت اور ہر ایک حواس لکار خود مشغول ہے اور ہر دگر ایک دوسرے سے ممتاز اور باوصاف
سمیع بصیر وغیرہ سرفراز ہین اور خواب بمنزلہ احدیت کے اسواسطے ہے کہ اُسمین اسم ورسم وحسب وغیرہ
وظاہریت وباطنیت منتفی ونابود ہین اسیطرح بحالت خواب جملہ افعال وحرکات مسلوب ہین اور تمام
صفات وحواس مختفی پس چاہیے کہ بحالت بیداری تصور کرے کہ مین ایک ذات واحد ہون جو نزول
کرکے بمرتبہ واحدیت کے آیا ہون اور افعال نامحصورہ مجھ سے صادر ہوتے ہین اور بصفات خیر سندہ
موصوف ہوا ہون الاحقیقت میری واحد ہے کہ جسمین کثرت کو راہ نہین ہے اور بوقت نعاس تصور
کرے کہ بمرتبہ وحدت پہونچا ہون کہ جسمین استعداد ظہور اور بطون کی مساوی ہے اور بوقت خواب
تصور کرے کہ بمقام واحدیت وظاہریت عروج کیا ہے اور بمقام باطنیت ومرتبہ احدیت کے فانی ہوا
ہون۔ دائم بخواب وبیداری اس عروج ونزول کو ملحوظ رکھے اور انہین مراتب مین مشغول رہے
یہانتک کہ ہر سہ مقام اُسپر منکشف ہوجاوین۔ اس تحریر وتقریر پہ مغرور مہون قالی مانند نہر خشک کے
ہے اور حالی مثل نہر آب کے عالم بے عمل سگ سے بدتر ہے دیکھو حالت بیداری مین نعاس و
خواب ہے جسکو اہل مراقبہ حقیقی جانتے ہین اور خواب مین بھی نعاس وبیداری ہے اور نعاس مین
بیداری وخواب ہے تاوقتیکہ بیداری کے خواب سے واقف نہین ہوتا ہے اور عمل پورا نہین کرتا

کچھ بھی نہین آتا کیا بیداری خواب آنحضرت صلعم اسواسطے خواب سے بیدار ہو کر بلا وضو نماز ادا فرماتے اور فرمانے
میرا دل بیدار تھا واسے برحال اُنکے جو کہ بیداری مین خوابیدہ ہین عمل تو معلوم علم ہی نہین کہ خواب
بیداری کیا ہے اس جہل بسیط پر یہ جہل مرکب ہے کہ حق کی یاد سے غافل ہونا خواب ہے حضرت!
یہ تو موت ہے نہ خواب اور خواب وہ ہے جو کہ رویاے صادقہ ہو ورنہ خواب سند نہین ہے اور خواب
بیداری مین ضد ہے اور اجتماع ضدین محال ہے سہ کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے + اسقدر بھی نہ ابہ
شوق عمل بتایا تھا حضرت مقرر ہی ہو گئے آگے عمل کرو گے خود عمل سے معلوم ہو جاویگا مراقبہ اخری
جامع جمیع مراقبات یہ ہے کہ جس آیت اور خبر کا مراقبہ کرنا ہو اُسکے معنی و کیفیت و صورت کے ساتھ
مطمئن ہو یہ بات تو ظاہر ہے کہ جو عمل کرتا ہے بوجہ یقین اور ایمان کے کرتا ہے مگر یہ بات حاصل کرنا
چاہئے کہ عمل میرا خالص ہے یا غیر خالص کیونکہ عمل غیر خالص منہی عنہ ہے اور خالص بامر یہ نیکی برباد
گناہ لازم جو عمل خالص ہوگا اطمینان واثر و فائدہ ہوگا۔ لہذا ساتھ صورت کے یہانتک مطمئن ہو کہ
پھر خطرہ ماسوا کا نہ گزرے اور اُسمین استغراق حاصل ہو مثلاً لفظ اَللّٰہُ حَاضِرِیْ ۔ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ
اَللّٰہُ مَعِیْ اسکے معنی کا خیال کرے اور حضور و معیت حق سبحانہ کا بہت اچھی طرح تصور جماوے بروے
تقدیس و تنزیہ و جہت و مکان یہانتک خیال کرے کہ مستغرق ہو جاوے +

باب سیوم مراقبات مقسومہ مین - قسم اول و اوفی مین وہ مراقبے ہین جو

بنا بر تعلق حق سفید مین امدیہ درسی ہفت مراقبے مفصلہ ذیل ہین ماوراے انکے جو ہین وہ کل غیر درسی
ہین کیونکہ تحصیل امور درسیہ کا یہی نتیجہ ہے کہ باقی امور غیر درسیہ کو فارغ التحصیل خود دیکھ سکتا ہے استاد
سے سبقاً سبقاً پڑھنے کی کچھ حاجت نہین ہے ہر علم و فن کی تحصیل اسپر شاہد ہے (۱) وَهُوَ مَعَكُمْ
أَيْنَمَا كُنْتُمْ معیت حق کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے بہمہ حال باکاری و بیکاری و خلوت و جلوت مین
نگاہ رکھے (۲) فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (۳) أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرَىٰ (۴) وَنَحْنُ أَقْرَبُ
إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ (۵) وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ (۶) إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ (۷)
هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ قسم آخر مین وہ مراقبے ہین جو کہ مفید قطع علائق کلی و تجرد
و سکر و محویت وغیرہ ہین اور جامع اور داخل تحصیل یہ تین مراقبے ہین (۱) كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ
وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ نفس امارہ کو مردہ و خاکستر برباد شدہ سمجھ کے فنا جانے اور ہر ایک

مراقبہ اخری

قسم اول اوفی

قسم آخر

چیز کو بروے ترکیب و ہیئت کے باطل خیال کرکے اللہ تعالی ہی کو باقی اور موجود جانے بغرق ہے
اپنے خیال مین یہانتک کہ محو ہو جاوے (۲) اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْکُمْ
(۳) اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ قسم دویم کے مراقبات
کی تین نوع ہین ۔ **نوع اول** مین مراقبات محافظت جمیع قوی ظاہریہ و باطنیہ و عملیہ و عقلیہ ہے
جو عضو جس کام کے لیئے لایق ہے اُس سے وہ کام لیا جاوے **نوع دویم** مراقب بہمہ حال خدا کو
حاضر و ناظر جانے اور یہ مراقبہ آیت سیوم الم تعلم بان اللہ یری مراقب ہے **نوع سیوم** مین اولاً
سیر الی اللہ ہے یہ عبارت فنائے افعالیہ سے ہے اندرین صورت جو فعل اس سے صادر ہو بحکم قُلْ كُلٌّ مِّنْ
عِنْدِ اللّٰهِ حوالہ بخدا تعالی کرے اور خود کو خودی سے بچاوے اور بروے خبر لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا
بِاِذْنِ اللّٰهِ خود کو بظاہر آلہ جانے ؎ چون قضائے حق رضائے بندہ شد * لطف حق را لائق و
ارزندہ شد فِعْلُ الْحَكِیْمِ لَا یَخْلُوْا عَنِ الْحِكْمَةِ فعل حکیم خالی حکمت سے نہین ہوتا ہے قوله تعالی ربنا
مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا زیرا کہ حکیم ایجاد باطل نہین فرماتا ہے ؎ پیر ما گفت خطا در قلم صنع نرفت
آفرین بر نظر پاک خطا پوشش باد * اب آفتاب عالمتاب کو ذرہ خوار اور اسرار بحر ذخار کو قطرہ بمقدار مین
پاویگا ثانیاً سیر مع اللہ یہ عبارت ہے فنائے فی الصفات سے ۔ یہ صفت ہر شئے مین بہ معیت
حق کو مطالعہ کرے اور حق کو بصفات ہر شئے مین دیکھے مثلاً باین آیت وَهُوَ مَعَكُمْ معیت حق کی
ساتھ اپنے اور غیر کے برابر جانے اور دیکھے اور جو صفت اسکے باطن سے ظہور کرے اسکو منسوب بحق جانے
یعنی کان سمیع حق ہے اور چشم مین حق ہے علی ہذا ثالثاً مراقبہ سیر فی اللہ عبارت ہے فنا فی الذات سے
اپنی ذات کو صفت اصلی مین کہ عدم محض ہے موصوف جانکر خود کو معدوم محض شمار کرے اور اپنی ذات کو
دریائے قدم مین ملاوے اور حسب استعداد حفظ شرعیہ کی کسی عین مین پاوے ظہور جمال حق کو جانکر شکر ساتھ
توفیق حق کے بجالاوے اور جو برخلاف پاوے مظہر جلال کو جانکر شامت نفس منسوب کرکے ضبط و صبر
کرے اور استغفر اللہ علی تقصیرہ ادا کرے اور بصحبت اہل اللہ مشرف ہو اور متابعت و متابعت انکی حاصل
کرے ؎ حق تعالی چون نیاید در عیان * برگزیدہ دین از پیغمبران * یکزمانہ صحبت با اولیا ۔ بہتر از صد
سال بودن در دعا * ہر مرتبہ اجمال و تفصیل مین تمام اشیاء و صفات الہی کے حسب استعداد ہر ایک کے
ہر ایک مین پرتو ظہور رہا اور تجلی ذاتی و صفاتی فرمائی ہے رابعاً سیر باللہ کا ذکر نہین ہے ف سیر چہار

ہین سیر للّٰہ و فی اللّٰہ و مع اللّٰہ ایضاً باللّٰہ و الی اللّٰہ جائے استاد خالی ہے ایضاً فنا فی الذات و فنا فی
المرشد و فنا فی الرسول و فنا فی اللّٰہ - **واضح ہو** نزدیک حکما کے اعضاء رئیسہ اعظم اوعیۂ منی جسکی وجہ سے
توالد و تناسل ہے اور موجب آبادی عالم و آدم ہے زید و عمرو و بکر کی صحت و علت کی وقعت و ہستی کیا ہے
ہزارون پیدا ہوے اور مر گئے اطبا نے موافق ضرورت خود دل و دماغ و جگر کو لکھا ہے اسیطرح بنا بر
تعلیم سالکین تین قلب مدور و صنوبری و نیلوفری لکھے قلب چہارم کا نام کیا ہے +

عالم تم اسمین چند علم مین **علم شیطان** جب اللّٰہ تعالیٰ نے شیطان سے فرمایا سجدہ کر عرض
کی سجدہ بذات حق تعالیٰ وحدت ہے اور بذات غیر شرک - یہ اسکو علم نہ ہوا غیر کسکو کہتے ہین خود اللّٰہ تعالیٰ
جب امر فرماتا ہے علیم اعلم ہے قول آخر ناسخ ہے بندگی ہے یا شرکت اور خدا نے فرمایا کیون سجدہ نہ کیا ہمارے
امر پر مامور ہونا چاہئے عرض کی بہتر کو ساجد اور کہتر کو مسجود فرماتا ہے جو عدل سے بعید ہے جب طوق لعنت
دیکھا یہ دلیل کی آپ نے میری تقدیر مین لکھا تھا میرا کیا قصور ہے بروز حساب شیطان سے ارشاد ہوگا کیون
سجدہ نہین کیا عرض کریگا قصور کیا - حکم ہوگا قصور دار کا گھر دوزخ ہے - حضرت آدم سے ارشاد ہوا کیون
گندم کھایا عرض کی قصور ہوا جنت سے باہر کیا توبہ کی قیامت کو سوال ہوگا کیون گندم کھایا عرض کرینگے
آپ نے میرے مقدر مین گندم کھانا لکھا تھا اسواسطے کھایا مکان بے قصور جنت ہے یہ عالم شہادت عالم
ظاہر ہے اسیکا عالم غیب عالم غیب ہے حضرت آدم یہان مقر خطا ہے اور وہان منکر خطا - شیطان اسکے
عکس مین ہے پس بنی آدم مین آدم کی سیرت ہے تو آدم ہے جو شیطان کی سیرت ہے شیطان ہے

ع اینکہ می بینی خلاف مردم اند + نیستند مردم غلاف مردم اند + مردان خدا بملامت خلقت مین رہتے
ہین کمبل سیاہ رکھین یا دوشالہ سرخ خلق مین وضع بندگی کو اختیار نہین کرتے جملہ اولیاء اللّٰہ کی یہ سنت
ہے - بال جھاڑ جھنکاڑ بنا لئے تا خلق وارستہ حال جانے آنحضرت صلعم کے روبرو جو شخص بال بے رونق آتا
فرماتے شیطان غبار آلودہ وبال ہین جنسے ملامت کیا جاوے نہ عزت - آنحضرت صلعم گھر مین بھی با وصف اسکے
استراحت فرما ہوتے دوسرے کے روبرو جاتا چادر سے بدن علوی کو ستر فرماتے ننگے پاؤن کھلا بدن پھیرتے
ہین سیاہ کمبل سے آنحضرت کو نفرت تھی ہمیشہ سرخ مرغوب تھا جیسا اخبار و آثار قطعیہ سے ثابت ہے صحابہ و
تابعین نے اخفائے بزرگی کو ملامت پر اختیار کیا وہ کام کرتے کہ خلق مین ذلت و رسوائی ہو نہ وہ باتین کہ لوگون
مین عزت و منزلت ہو **علم اولیا** اولیاء کی چار قسم ہین (۱) جنکو نہ خلق نے ولی جانا نہ خود اُنہونے اپنکو یہ

عام ہین (۲) جسکو خلق نے جانا مگر خود نے خود کو نہ جانا یہ خاص ہین **ف** یعنی انکا خاتمہ بخیر ہے اور اعتبار
خاتمہ کا ہے نہ حالت سابقہ بہتر ہو یا بتر (۳) جنکو خلق نے نجانا اور اُنہون نے آپکو جانا یہ خاص الخاص ہین
یہی لوگ صاحب خدمت ہین (۴) جنکو خلق اللہ نے جانا اور اُنہون نے آپکو سمجھا یہ خاص الاخص و نائب
آنحضرت ہین اُنہین کا طریقہ ملامیہ ہوتا ہے آنحضرت سب مین رسول اللہ مشہور تھے جب بدعتی کہتے تھے
قوله تعالیٰ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ علیٰ ہذا حضرت جنید بغدادی کا نام کافر و شیطان اور حضرت
پیران پیر کا ابلیس رکھا تھا چنانچہ کتاب ابن جوزی تلبیس الابلیس موجود ہے ہم مطیع اچھا جانتے ہین یا
مدعی - علم نہ فہم جہلا کی عادت ہے جو بات ہمکو معلوم نہین وہ بات ہی نہین ہے پڑھے نہ لکھے نام ملا فاضل
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمِمَّنْ خَلَقْنَا اُمَّةٌ ہماری پیدائی مین ایک گروہ ہے جو ہدایت بحق کرتے ہین اور حدیث
قدسی مین ہے تحقیق ہمارے اولیا ہماری چادر مین ہین اور مشہور ہے ولی را ولی می شناسد - ظاہر ہے ناخواندہ
بلاغت کلام کو کیا جانے - حضرات کو عقل سے علاقہ نہ نقل سے تعلق نہ فقر مین حال نہ فقہ مین آل - پس
خوش قلم کی نوک و پلک کیا جانے کہ جسنے کتابت نہین کی - کجا اعجاز خوش رقم اور کوئی غوث و ابدال ہے تو ہمکو کیا
ہماری نجات و درجات ساتھ ہمارے عرفان کے ہے یہ لوگ صاحب طریقہ ہین ملامیہ ہین ہے کہ طریقہ فقیر کو
خلاف شرع شریف جانے وہی شریعت اس لباس مین جلوہ گر ہے اور فقرا مین ثابت ہے کہ زید بتبدیل
لباس بدل نہین جاتا چنانچہ ہر پیغمبر کی شریعت جدا تھی اختلاف صوری سے کچھ معنی مین خلل نہین آتا
اور رعایت معنوی مقدم ہے لفظون پر جو طالب حق ہے اُسکو چنان چنین سے سروکار ہی نہین مطلب
نے مطلب ہے ؎ متاع نیک ہر دوکان کہ باشد ٭ کپڑا وغیرہ جب خریدین ہندو دیکھین نہ مسلمان
یہودی دیکھین نہ نصاریٰ طریقہ شعار دین ہے قوله تعالیٰ وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَّكُمْ عوام
کے اولیا سے تکلیف ہوا یہ تو حصہ مردان خدا ہے ؎ رہ راست بروا گرچہ دور است ٭ زن بیوہ کن
اگرچہ حور است ٭ فروعاً ہر نفس کے واسطے جدا اور خاص طریقہ ہے اصولاً سب متحد و فروعاً سب
مختلف ہین یہ مشرب ہے نہ مذہب ؎ عیب کرنے کو ہنر چاہیے **علم بیعت** بہ خبر اثر علما
مین ثابت ہے جو بے بیعت مرا وہ محشور کفار مین ہوگا - رسالہ حل مشکلات مین دیکھو اور فقرا مین بہ خبر
متواتر متحقق ہے جسکا شیخ نہین اُسکا شیخ شیطان ہے کچکول مین دیکھ لو اور سمجھو کہ بیعت سے مراد
بیعت جہاد ہے اور جہاد اکبر نفس پر ہے اور بیعت مرد کامل سے درست ہے نہ جاہل سے کامل عارف ہے

اور جاہل غیر عارف جب تک خود عارف نہ ہوگا عارف کو نجانیگا پیر معروف سے بیعت درست نہین ہے

علم کفر

علم کفر کفار کی چار قسم ہین (۱) ولی نہین ہوتا (۲) پہلے ہوتے تھے اب نہین ہوتے (۳) پہلے ظاہر ہوتے اب پوشیدہ ہوشتہ ہین (۴) اب بھی ظاہر ہوتے ہین مگر تعین نہین کرتے اور فیض بلاتعین غیر ممکن چارون کفر مین برابر ہین **ف** جیسے فقہا نے بغرض منصبی صرف شرک جلی لکھا ہے نہ خفی اور فقرا نے حسب منصب شرک خفی یہ کفر جلی بیان ہوا اور خفی یہ ہین رفع الزام کو بیعت کر لی یا عادتًا یا برلسے فخر دنیا یا وسیلہ روزگار یا کسی عمل کی خاطر یا نااہل سے بیعت کی یا اہل سے بیعت کی اور آغاز انجام نہ ہوا فافہم

علم عشق

علم عشق صداے خلق کو نقارہ خدا سمجھے + الاتاویل وتعبیر تو صدیق ہی جانتا ہے آنحضرت ؐ کا نام کفار نے مذمم رکھا اسی نام سے لعنت وشنید کرتے صحابہ ؓ کو رنج ہوتا فرمایا آنحضرت ؐ نے تمکو انکی قال سے انکا حال اللہ تعالی نے کھولدیا میرے حال اور انکی قال سے کیا علاقہ ہے پس جو نائب رسول اللہ ہوگا اسکا نام بدسرشت لین گے جیسا اوپر گزرا قولہ تعالی بِغُلَامٍ اسْمُهٗ یَحْیٰی اے زکریا ہم تجھ کو فرزند یحیی دین گے اس نام کا پہلے نہین ہوا بضرور یہ بات نہایت درجہ کی بات ہے جسکو اللہ تعالی جتاتا ہے اور احسان فرماتا ہے اور ہمکو خبر دیتا ہے کہ ایسے نام کو کرم جانو اور علما نے بہ ترجیح مذہب حنفیہ یون استنباط کیا قولہ تعالی مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا اور فرمایا آنحضرت نے اتباع کرو سواد اعظم کی اور فرمایا دین کو ثریا سے لیلیگا ایک فارسی یہ تعبیرات بمذہب ابو حنیفہ اعظم کوفی ناطق ہین اور فقرا نے اسی استنباط سے سلسلہ نقشبندیہ کو ثابت کیا ہے پس استنباط باتفاق فقہا وفقرا ہے اور نذر حضرت ہابیل کی آتش نے قبول کی اور فرمایا حضرت خلیل اللہ نے جسکے دلمین آتش عرفان روشن ہوتی ہے اسکے آگے یہ آگ پانی بھرتی ہے اور قصہ حضرت موسی مین ثابت ہے آگ نے کہا اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ تحقیق مین ہون اللہ تعالی۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ موسی نے کہا بِقَبَسٍ طور پر آگ روشن ہے لاؤن انگارا قولہ تعالی مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ اور حدیث قدسی مین ہے اَلْعِشْقُ نَارٌ فرمایا آنحضرت ؐ نے مین مثل اس شخص کے ہون جسنے پہلے آگ روشن کی یہ حدیث صحاح کی صحیحین سے ہے فرمایا حضرت پیران پیر نے مین آتش سوزان الہی ہون اور ابن سقا سقو بی نے کہا کہ مین پیران پیر سے سوال معقول مین کرونگا جب حاضر ہوا حضرت نے فرمایا ابن سقا مین تجھ مین آگ کفر کی شعلہ زن دیکھتا ہون یہ تیرا سوال ہے جسکا یہ جواب ہے فرمایا خواجہ بزرگ اجمیری نے دل فقیر آتشکدہ محبت الہی ہے فرمایا حضرت گنجشکر نے نظام الدین چونہ

خشک تھے بیک دم آتشین انگارا ہوگئے تم لوگ ہنیں تر ہو ہزار دم آتشین تم مین تر ہو گئے ہزارون سعایات مین
نام حرف) حضرت **محبوب رحمانی** انگاراشاہ ہے (۱) یہ نام ایسا نیا ہے کہ کسی فقیر و امیر غریب کا نہین ہوا
(۲) نائب کا سینہ ہے متصف ہونا ضروری ہے بسم اللہ نام ہے مدعی بہ بدی وحقارت یہ نام لیتے ہین
حالانکہ یہی نام ہے کہ سودی بہ تعظیم بھی ہے (۳) قبس سے مستنبط انگارا ہے (۴) آدم خاکی بنیان نام ہی
بعشق ہے نقارا الٰہی سے کیا تعبیر سمجھے + بری ہو نہ قسمت الٰہی کیسکی + جو کچھ سوجھتی ہے بری سوجھتی ہے
(۵) یہ نام مثل اسمائے اکبر جہان و جہانگیر و شاہجہان و نور عالم و فخر عالم و آفاق عالم نہین جو برو سے
فقہ و فقر ممنوع ہون اور تعبیر مخالف دین کے ہو کیونکہ فخر بہ جہان و عالم ہے اس جہان مین فخر برائے
شیطان ہے اور تصرفات شیطان مکر ہین گو اسکی چال مین سارا جہان ہے مگر ہیچ ہے انگاراشاہ سنت
کے موافق ہے نہ بدعت کے باقی اس نام کے رموز کے بیان کو دفتر چاہیئے۔ العاقل تکفیہ الاشارۃ +

ضمیمہ غلام حسن ابن مؤلف مین اولاً اذکار موقوتہ مین **ذکر حبیب** فرمایا خواجہ بزرگ نے
کہ جاروب ہر مرض کی اکسیر اور غرض کی تسخیر ہے بشرطیکہ ذاکر صاحب نفی و اثبات ہو مثلاً زید کو خدشہ
منجانب حاکم حق تلفی کا ہے پس تحت نفی اتلاف کو اور تحت اثبات ائتلاف کو لاکر ذکر جاروب کرے فضل
ہے علیٰ ہذا القیاس مرض مین تحت نفی مرض و تحت اثبات صحت وغیرہ **ف** جاروب جامع باسم
رب و اسم ذات و اسم اعظم ہی نہین ہر امر مین ترک و اختیار ہے مثلاً مرض کا سلب و نفی و صحت کا ایجاب
اثبات چنانچہ کلمہ شریف خود ترک شرک و اختیار توحید پر منظوم ہے اصلاح کامل ہے بلکہ ترک ہی کافی ہے
ف پرہیز بھی دوا ہے جو بیمار نے کیا + اور اختیار ثانی **ذکر محبوب** فرمایا حضرت محبوب سبحانی نے جو دعا
اسم ذات ہوگی بشرطیکہ وجود غیر سے ہو قبول ہوگی جس حاجت کو چاہیگا بر آویگی مثلاً بجہت شفائے
مرض یا [illegible] یا شافی اَنْتَ الشَّافِیْ حرف ندا کو دل سے نکالے اور اللہ کو زبان سے **ثانیاً** مؤلف سے
صاحب نے کہا کل اذکار کو ایسے طور پر صاف لکھو جو چاہے پڑھکر کرے حاجت استلزم ہے مؤلف نے
کہ ذکر تو ہزارون ہین اور تحریر سے باہر ہین اور کام بے کاریگر کے نہین آتا ہے چنانچہ اسو قت مؤلف نے
ذکر قمری کو بصدائے قمری بصوت قلبی بالفاظ حق سرہ کیا اور **ذکر فاختہ** کو بصوت فاختہ بصدائے
حق بالفاظ حق تو یہ ذکر بہت قریب ہین فرق انکا قابل غور ہے بعدہ فرمایا علیٰ ہذا القیاس **ذکر سرخاب**
بہت ذکر ہین یعنی جملہ حیوانات چرندو پرند درندو گزند وغیرہ سب کے ذکر ہین +

تتمہ غلام حسین ابن مؤلف میں۔ ذکر ذات مطلق گوشہ مین روبقبلہ ہوکر آنکھین بند کرے
اور زبان کو تالو سے ملاکر دل مین اندیشہ کرے کہ دل بحرکت خود متحرک ہے اور صدائے اللہ اللہ ہے مین
غافل ہون دھیان لگاوے یہی آواز کان مین آویگی ہمت کو مصروف کرے ہمت ہی اسم اعظم ہے
تھوڑے دنون مین فی الجملہ حرکت معلوم ہوگی جسقدر دھیان زیادہ ہوگا اسیقدر حرکت زیادہ محسوس
ہوگی اور وسواس دور ہونگے اور ذکر کو سنیگا جب یہ سعادت نصیب ہو پھر دم بھر خالی نرہے اور خلا و ملا
مین خوب ضبط رکھے دھیان جہان دھن ہوا کام ہوگیا دھن ہی مال و دھن امانت کا امین ہوتا یہ
صاحب ملکہ ہو یہ بات کسیکو جلد حاصل ہوتی ہے کسیکو دیر کیونکہ تفاوت امر پیدایشی ہے ف مانع
سماعت ذکر قلب آمد و رفت نفس سے جہان حفظ انفاس ہوا حرکت محسوس ہوئی۔ دل مانند طشت پر آب
ہے اور نفس مانند ہوا کے ہے پانی ہوا سے موج مارتا ہے جبکہ پاس انفاس ہوگا ہوا کے بند ہونے سے
ٹھیر جاتا ہے ضرور سماعت ذکر ہوگی ہر کام باقاعدہ ہوتا ہے اور ہر فن بتدریج حاصل ہوتا ہے جسقدر
محنت ہوتی ہے اسیقدر محبت ہوتی ہے ریاض سے ریاض ہے پہلے جو حرکت ہوتی ہے وہ ضعیف
ہوتی ہے اور ادنی مانع سے تلف ہوجاتی ہے پھر بہت سعی کرتا ہے نہین پاتا بلکہ سعی موجب خذلان
ہوتی ہے پس جب یہ ذکر قابو مین آوے طلب کیجاوے اور اسباب فقدان تین ہین حدیث نفس
اور خطرہ اور علم باشیائے کثیر جب ذکر قوت پکڑے تھوڑی تھوڑی آنکھین کھولے جب جمیع احوال ضبط
ہوجاوینگا اسوقت جمعیت اور لذت حاصل ہوگی۔ شکر منعم بجالاوے ذکر قلب کو اچھی طرح یہ کانون سے سنتا
ہے اور ذاکر کو علم وشعور بخوبی ذکر پر حاصل ہوتا ہے پھر ذکر قلب سے بدیگر اعضا متعدی ہوتا ہے اور جس اعضا پر وارد ہوتا
ہے وہ اعضا خود بخود حرکت کرتا ہے چنانچہ ذکر قمحدوده وابرو وغیرہ ذاکر کو چاہیئے کہ اس عضو کی طرف متوجہ
نہو کیونکہ اصل تو قلب ہے رفتہ رفتہ سارا بدن ذاکر ہوجاتا ہے یہی سلطان الذکر ہے مراد اس ذکر سے
مراد تلفظ نہین بلکہ رحمت الٰہی ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ تمام بدن سے ذکر سنتا ہے یا بعض عضو سے
ثانیاً جب طالب صادق مرید مرشد صدیق ہوتا ہے چونکہ مرید مریض و مرشد معالج ہے بسم اللہ جارو
ناسوت ہے اور ناسوت مین حقوق و حظوظ ہین ف حقوق وہ ہین جنپر حیات متحمل ہے جو شئے زائد
حقوق ہے وہ حظوظ ہین بضرور مرید چند حقوق و حظوظ مین دائر ہے انمین جو حق و حظ راجح ہو انکی نفی
اثبات کرائے چند مدت مین نفی حظ و اثبات حق کی ہوگی بقیہ حقوق و حظوظ مین پھر جو حق و حظ راجح

ہوئی باقی نہ ہے ذاکر [illegible] وت ہو گیا اب جاروب ملکوت سے ۲ امین

دلاً خطرہ شیطانی ہے جسکا محل پہلوئے چپ ہے ف شہوت کے لغوی معنی خواہش
ہے ... اسم صفت ہے اور عرفی عوام میں معنی اب باہ کے ہیں اور شرعی بدعت و ضد شریعت کے قولہ
تعالی وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ اور اصطلاحًا مجاز بے حقیقت اور عمل غیر خالص کے۔ رکن اعظم اسمین طعام ہے
یہی معنی عرفیہ خواص ہیں اشتہائے طعام ؎ اندرون از طعام خالی دار ÷ تا در و نور معرفت بینی ÷
معراج الفقراء جوع حضرت یحیی نے بوقت خاص شیطان سے دریافت کیا کہ تیرا خاصکر غلبہ و تصرف
کب ہوتا ہے بیساختہ شیطان سے نکل گیا کہ سیری میں آپنے فرمایا آج سے مین نے تو ترک طعام کیا
شیطان نے اسدن سخت گریہ کیا کہ لٹ گیا پس اول نفی طعام و اثبات صوم کرے بعدہ بتدریج دیگر
امور متعلقہ خطرہ شیطانیہ جب فارغ جملہ خطرات شیطانیہ سے ہوتا ثانیاً خطرہ نفسانیہ ہے محل اسکا
پہلوئے راست ہے اسمین حلول اول ہے جزاعظم و راجح تر باہ ہے ف عرف مبالغین متاخرین
عوام و بالغین متقدمین و متاخرین خواص دیکھو مغالطہ اور فرق ظاہر ہے محل شہوت پہلوئے چپ
و محل باہ پہلوئے راست ہے الحاصل جملہ امور متعلقہ خطرہ نفسانیہ سے فارغ ہوتا ثالثاً خطرہ ملکیہ محل
جسکا دوش راست ہے جزاعظم اسمین ملکیت یعنی تصرفات بہ خلق اللہ و وجاہت ظاہر مقبولہ خلق ضد
ملامت و ثقاہت باہرہ ضد نفرت ہے ؎ این جا کمال شیخ نیز زدیم جو ÷ دلہا بدست آر ہمین مشرب
است و بس ÷ نزدیک فقرا کے فرشتہ سیرت نظری ہے چہ جائے فرشتہ صورت علوم ظاہری مشترک
ہیں مابین بیضاوی و کشاف و فنون باطنی ہیں شریک میں موحد و ملحد جملہ خطرات ملکیہ سے فارغ ہو
رابعاً خطرہ رحمانیہ محل اسکا دل ہے جزاعظم اسمین توحید ہے اور اقسام توحید معروف ہیں جب ملکوت
سے فارغ ہو جاروب جبروت ہے اول عقل ہے عقل کے دو درجہ ہیں معاشی و معادی عقل معاش
تخت شیطان ہے اور سفلی ہے اسکا نام فسق ہے اور عقل معادی عرش رحمان ہے اور علوی اسکا نام
عقل ہے خاصہ عقل طلب دین ہے جو عقل دین کو بچا ہے وہ مادہ سگ ہے اَلدُّنْیَا جِیْفَةٌ وَّطَالِبُهَا
کِلَابٌ فسق کا نام عقل رکھا ہے الحاصل کل تکلیفات شرعیہ اسی پر ہیں شریعت شکنجہ فسق ہے جسکی یہ
عقل معاش زائل ہوئی وہ معتوہ ہے نہ مجذوب مجذوب وہ ہے جسکی عقل معاد زائل ہو معتوہ کے حواس
ایسے روشن ہوتے ہیں نمک کے مزے کو زبان سے زیادہ ناک اور آنکھ سے معلوم کرسکتا ہے۔ لغت

معتوہ کے معنی بغیر تکلف کے اصطلاحاً ہین آنحضرت سرما معتوہ تھے حاضر ہوئے روبقبلہ ہوکر آنکھین بند کرکے
تھے مجذوب یا غوثی تکلیف کا دیتے مگر بصیرت و عرفان نہ تھا معتوہ نہ جانا دوسرے الحمد اللہ ہے پیر نا
آدیدہ گواہی دیتے ہین کہ مجذوب تھے دونون سچے ہین تو جھوٹا کون ہے پس فسق کی نفی اور عقل کا اثبات
کرے لبعدہ عشق کے دو درجے ہین مجازی فجور اور حقیقی حضور عشق ہے **ف** جنون کی دو قسم ہین
بساعت حسن نا دیوانہ ہو تو نام کلب ہے جو دیکھکر دیوانہ ہو عشق ہے مجاز تکیہ فسق اور حقیقت واسطہ
عشق ہے اور ہر شئے کی حقیقت ثابت ہے اور مجاز نردبان حقیقت ہے مگر اسکو جو پل کے اوپر سے
اودھر اترے ورنہ پل ہی نہین ہے نفی فسق و اثبات عشق کرے جب جبروت سے فارغ ہو جاذب
لاہوت ہے آلغرض کہ وجود دو ہین ممکن اور واجب پس ممکن باطل اور واجب حق ہے جاذب لاہوت
مین ابطال باطل و احقاق حق کرے **ف** آخرین حضرت پیر جی کیا اختصار فرمایا کہ یہ دفتر ہی گاؤخورد
کر دیا انکے مرید ہو جاؤ کھڑے جنت مین چلے جاؤ آنحضرت کے واسطے کائنات پیدا ہوئی تمام عمر ریاض
فرمایا اور فرمایا مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ جو پیرزادون سے نیچے غافلان صوری کے جال مین پھنسے
نفی اثبات منتہی کی تعلیم فرمائی تحت نفی ماسوی اللہ و تحت اثبات اللہ تعالیٰ میزان الصرف تو ابھی
پڑھی نہین شافیہ شروع کرا یا ذاکر تو ماسوی اللہ ہی مین نہین ہے اول نفی اثبات لازمی ہے بعدہ
بدیگر جب ذاکرین لا الٰہ مین خود موجود ہین دو چار لو کو یاد کرکے نفی اثبات کرو تا خیلد رفع ہو جلد دو باذکر
ایک سے ہو یا لا الٰہ کے ذکر مین الوپ ہو جانے ہو نیچے کی نفی ایک حاصل نہین او نکی نفی کہان ہے
اگر کسی ادنیٰ فن کس محنت سے آتا ہے فن خداداد بغیر ریاض و تحصیل درجہ بدرجہ کیسے آویگا توجہ
نفی اثبات لاہوت و منتہی بلا شروط زمانی و مکانی و بلا حظہ معانی ہوتی ہے جب نفی کرے جانے
بجز حق نہ کچھ موجود ہے نہ مشہود **نقل طوطی** در دین چہ شک خوب صدا یاد گرفتہ آپکی ریش اعتقاد
مانینگے اور جنکو عقل و نقل حاصل ہے وہ تو آپکو دور ہی سے سلام کرینگے **ع** تو بستین چہ کردی
کہ باکسی نظیری ✤ بجدا کہ واجب آمد بتو احتراز کردن ✤

تمت